

انسانیت

۲۳ و ۳۰ فرخ (دسمبر) ۱۳۷۲ ہجری
۱۹۹۳ء
شماره: ۵۱، ۵۲

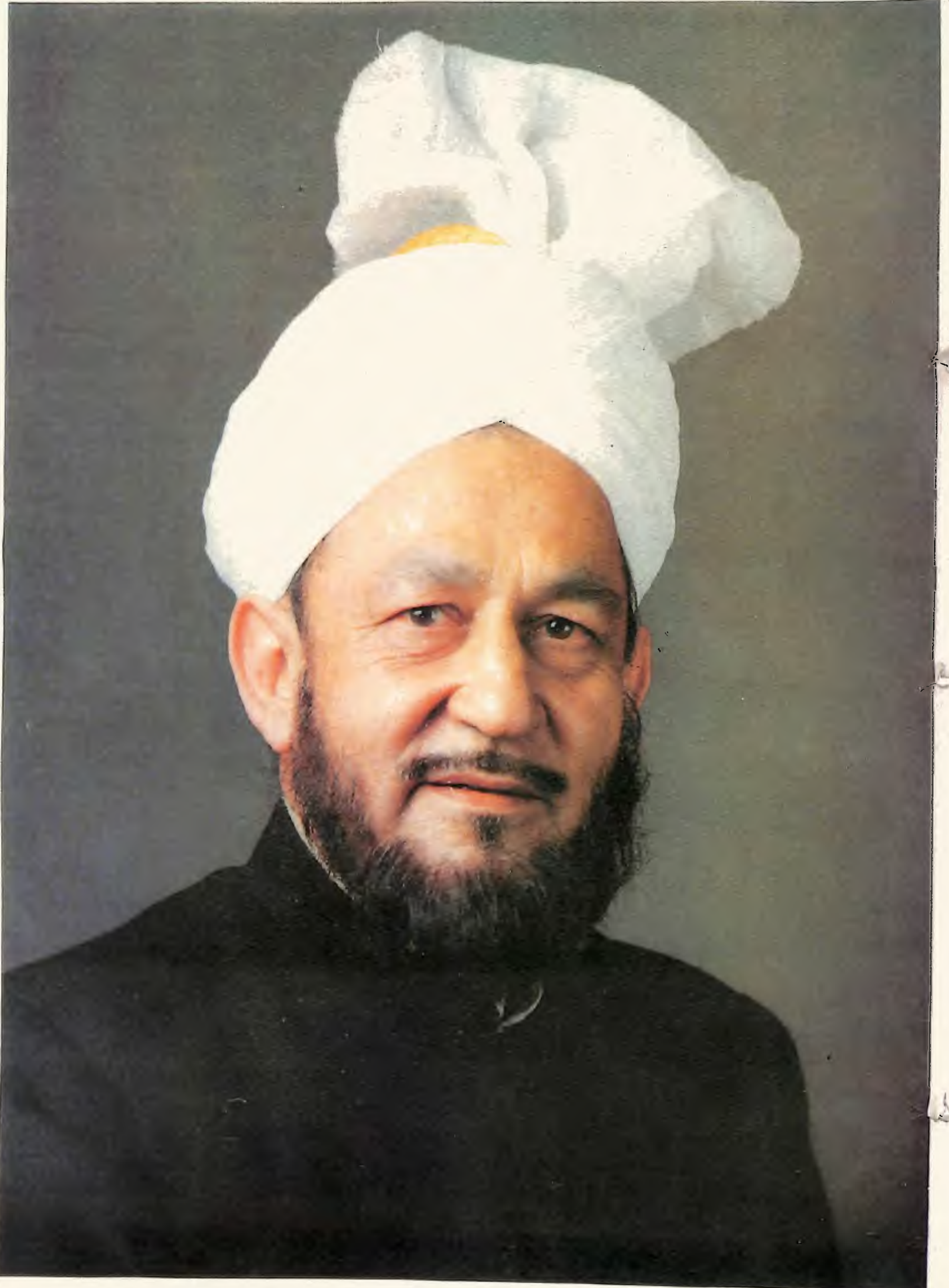
جلد: ۲۲
ہفت روزہ

قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516.

اللہ کی محبت کے ساتھ بنی نوع انسان کے حقوق کا تصور پیدا کریں۔
ان کا پیار دلوں میں پیدا کریں اور ظلم و سفاکی کو دنیا سے مٹانے
کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

انتباس از خطبہ مجیدہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء



کرناٹک کے اضلاع لائتور اور عثمان آباد میں آمد
 عالیہ خوفناک زلزلہ سے متاثرہ انسانوں کے لئے
 جماعت احمدیہ کی طرف سے دو لاکھ روپے کا عطیہ
 وزیر اعظم ہند جناب پی۔ وی۔ نرسمہا راؤ
 کی خدمت میں پیش کیا گیا۔



مدارس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے
 ۷ نومبر ۱۹۹۳ء کو منعقدہ جلسہ یوم انسانیت
 پر سابق صدر جمہوریہ ہند جناب آر۔ وینگٹارمن
 اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں۔
 اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد
 صاحب ناظر اعلیٰ نے موصوف اور دیگر
 مذاہب کے سکارلز کی خدمت میں سے
 قرآن مجید کا تحفہ بھی پیش کیا۔



محترم مولانا جمید الدین صاحب شمس مہتاب سید بنگال و آسام
 کلکتہ مین ہاؤس میں بنگلہ دیش کے ممبر پارلیمنٹ (بائیں)
 پروفیسر معین الحق صاحب سے تبلیغی گفتگو فرما رہے ہیں۔

نوبیل انعام یافتہ مڈر ٹریسا کی خدمت میں
 اسلامی لٹریچر کی پیشکش !!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہفت روزہ صدقہ قاریان

مورخہ ۲۳-۳۰ فروری ۱۳۴۲ء

محبّت کا مہموک انسان!

کیا اس دُنیا میں انسان نام کے ہر وجود کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی جگہ ہے جسے وہ اپنا وطن کہہ سکے، اپنا گھر کہہ سکے۔ ایک محفوظ و مضبوط گھر۔ ایشیائے صوبیہ سے آراستہ گھر۔ جہاں وہ در بدر کی ٹھوکریں کھانے اور دوسروں کے رحم و کرم پر پناہ گزینوں کی طرح رہنے کی بجائے آرام و سکون سے رہ سکے۔ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب آج اس سطح ارض کے کرداروں معصوم و مظلوم انسان دُنیا کے ہر اُس انسان سے چاہتے ہیں جسے یہ اُنہیں میسر ہیں۔۔۔ جی ہاں! وہ مظلوم انسان جن کے چہرے مرجھائے ہوئے ہیں اور جو زندگی کی اُمیدوں، اُمیدوں اور دلوں سے محروم ہیں۔ ایسے انسان ایشیا کے مختلف خطوں میں، افریقہ کے غریب علاقوں میں یہاں تک کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہیں۔ جو کہیں تو عارضی خیموں میں پڑے ہیں اور کہیں صرف خداوندِ عالم کی میلی چھت کے نیچے اپنی معصوم عورتوں اور بچوں کے ساتھ غربت و افلاس اور تباہی و بیماری سے بھرپور ڈھپار اور بچہ بچہ زندگی کے بظیرہ دن گزار رہے ہیں۔ سوال صرف ان کی باعزت رہائش اور وطن کی فراہمی کا ہی نہیں بلکہ ایسا وطن جس کے سبزہ زار بھوکا پیاس بیماری و جہالت اور فساد کے نذر نہ ہو سکے ہوں۔ جہاں بھوک ستاتی نہ ہو، غریب کی اُمیدیں اور اُمیدیں مرجھاتی نہ ہوں۔ اور جہاں بیماری و جہالت اور آئے دن کے فساد انسانی چہروں کو پشورہ نہ کرتے ہوں۔ بلکہ وہاں ہر طرف پیار و محبت اور اطمینان و راحت کے پھول کھلتے ہوں۔

کاش یہ دُنیا ہمارے ریشیوں، مینیوں، بیوں اور پتھروں کی نہ جنت بن جائے جس کا خواب خدا کے ہر فرستادے نے دیکھا تھا اور جن نیک اور شوق کو لے کر وہ خدا کی اس سرزمین پر مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن بڑا ہر شیطان طاقتوں کا، فساد پرست قوتوں کا اور متعصب و تنگ نظر انسانوں کا کہ انہوں نے انسان اور انسانیت کی خدمت کو مذاہب کی دیواروں میں قید کر دیا، رنگ و نسل اور طبقات و قوم کے اعتبار سے انسان کو انسان سے جدا کر دیا۔ اس طرز پر کیا یہ سنجوس نتیجہ نکلا ہے کہ آج کچھ انسان تو آرام و آسائش سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور کچھ بھوک و افلاس اور جہالت کی خوفناک اور بے رحم موجوں سے نبرد آزما ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ان مشکلات کے حل کے لئے نہایت غور و فکر اور محنت سے جس بین الاقوامی ادارہ کی تشکیل دی گئی تھی آج اس کی باگ ڈور بھی ایسے انسانوں کے ہاتھ میں ہے جو انسانوں کو مذہب و قومیت، رنگ و نسل اور کم و زیادہ منافع کے ترازو پر تولتے ہیں۔ جہاں عساق و کویتا کے لئے کچھ اور پیمانہ ہے، بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے کچھ اور دُنیا کی دیگر قوتوں کے لئے کچھ اور۔

بالآخر اس بدقسمتی کا حل کیا ہے؟ کوئی مانے یا نہ مانے ہم بار بار یہی کہیں گے کہ اس بدقسمتی کا حل صرف اور صرف مذہب اسلام کے پاس ہے۔ لیکن اس اسلام کے پاس نہیں جسے آج مختلف شکلوں اور زاویوں سے دُنیا کے مختلف اسلامی ممالک یا فرقہ وارانہ اسلامیہ کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا حل صرف اور صرف اُس اسلام میں ہے جو قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور جس کی صحیح تفسیر اہلِ الہی کی روشنی میں اس زمانے کے امور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہمود علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھی ہے اور جس کو عملی شکل میں خلفائے احمدیت ہمارے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔ وہ خلفائے احمدیت جن کی روحانی نظر انسان کو مسلمان یہودی، عیسائی اور ہندو کا شکل سے نہیں دیکھتی۔ جن کے نزدیک افریقہ

امبار اکبریہ

قاریان سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احبابِ جماعت، اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، ورازی عمر، مقاصدِ عالیہ میں مہرمانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ میں جلسہ لائے کی تیاریاں جاری ہیں۔ مہمانانِ کرام تشریف لارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میزبانوں اور مہمانوں کو بے لگاتار برکات سے متبرک عطا فرمائے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ (امین)

کے لئے لوگوں کے حقوق یورپ کے گندوں کے مقابل پر کسی طرح کم نہیں، جو محدود وسائل کے باوجود ہر ایک کے مسائل انصاف و تقویٰ کی روشنی میں حل کرتے ہیں۔ اور جو نہ تو دھرم بیہ کے نام پر انسانوں کا خون بہاتے ہیں اور نہ ہی جہاد کی مقدس اصطلاح کو مفاد پرستی کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ وہ تو ظلم و ستم کا قلع قمع کرنے کے لئے گھسٹتے دُنیا میں محبت و پیار کے حسین و خوشبودار پھول لگانا چاہتے ہیں۔

اقی مسائل سے زائد معصوم سے خلفائے احمدیت انسانیت کی خاموشی اور پُر اثر خدمت بنانا چاہتے ہیں۔ اور اب اس خدمت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے، اہم جہاں میں پیچھے سے زیادہ جوش پیدا کرنے کے لئے اور دیگر جہاںوں کو بھی اسی نیک کام میں شامل کرنے کے لئے امیر المؤمنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۹۹۳ء کو باجمعیہ انسانیت کے سانی کے طور پر منانے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ عالمگیر نے دُنیا کے ۱۳۵ ممالک میں اس سال کو حسبِ توفیق نہایت شان و وقار کے ساتھ انسانیت کے سال کے طور پر زینت بخشی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جماعتِ احمدیہ کی جانب سے منعقدہ انسانیت کے جلسوں میں دیگر فرقوں کے افراد کو شرکت کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع ملا۔ انسانیت کی صلاح و بہبود کے لئے اخبارات و رسائل میں مضامین شائع کئے گئے۔ مختلف سربراہانِ مملکت کو مل کر اور خطوط کے ذریعہ تحسین و مظلوم انسانوں کے حقوق دینے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ عملی خدمت کے طور پر بوسنیا کے مظلوم، صومالیہ کے مظلوم، زلزلہ و سیلاب زدگان اور دیگر آفات، قدرتی و غیر قدرتی سے متاثرہ افراد شامل ہیں۔ جنہیں زندگی کی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ سر چھپانے کے لئے حسبِ توفیق مسکنات بھی بنوا کر دیئے گئے۔ ان میں بھاگ پور کے متاثرہ انسان بھی شامل ہیں۔ جو ظاہر نگر اور کراچی نگر کالونیوں میں رہائش پذیر ہیں۔ اور ان میں بمبئی کے فساد زدگان بھی شامل ہیں۔ دُنیا بھر میں چلی ہوئی یہ تمام خدمات اس قدر تفصیلی ہیں کہ اس مختصر گفتگو میں ان کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

سال کے دوران ادارہ حسد نے بھی کوشش کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین کے ارشاد پر ان سال اپنے شماروں میں انسانوں کے حقوق کے متعلق مضامین شائع کرے۔ چنانچہ سیرۃ النبیؐ نمبر، مسیح موعود نمبر خلافتِ نبرہ وغیرہ میں ایسے مضامین کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اور ایسا یہ خصوصی شاعرہ انسانیت کے سب کے طور پر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں مختلف مضامین اور فوٹوز کی شکل میں جماعتِ احمدیہ کی انسانی خدمات کی ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوندِ کریم دُنیا کے تمام انسانوں کو خوش و خرم رکھے اور انسان و انسانیت کی بقاء کے تعلق سے ہمارے پیارے امام کی کوششوں اور دعاؤں کو اُمیدوں سے بڑھ کر پھل لگائے۔

اللَّهُمَّ آمین

(منیر احمد غلام)

کی نوع انسان کے حقوق اور قرآن و حدیث کی پاکیزہ تعلیمات

آیات قرآنیہ

۱۔ وَلِكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْإِنْسَانَ الْمَسْكِينِ وَآتَى الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَأَلْتَمَسَ الْوَجْهَ لِلَّهِ الْمَخْفُوفَ (البقرہ : ۱۷۷)

ترجمہ :- لیکن کامل نیکو وہ شخص ہے جو اللہ، روز آخرت، مالکے، (الہی کتاب اور سبب نبیوں پر ایمان لایا اور اس (اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو اور سوائیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لیے (اپنا) مال دیا۔ اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور اپنے عہد کو جب بھی (کوئی) چھوڑ کر نہیں پورا کرنے والے ہیں۔

۲۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران : ۱۶۰)

ترجمہ :- اور تو اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے (ہی) جو اللہ کی طرف سے (تجھے دی گئی) ہے ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے اور اگر تو بد اخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔ پس تو انہیں معاف کر دے اور ان کے لئے (خدا سے) بخشش مانگ۔ اور حکومت (کے معاملات) میں ان سے مشورہ لیا کر۔

۳۔ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ الْمَسْكِينِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنْ اللَّهُ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا (النساء : ۳۷)

ترجمہ :- اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور (اسی طرح) رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور ن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی) (اور) جو شکر اور اترا نے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

۴۔ إِنْ اللَّهُ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (التحلل : ۹۱)

ترجمہ :- اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قربت والے (شخص) کی طرح (جیسا کہ اس طرح مقرر) دینے کا حکم دیتا ہے اور (ہر ایک قسم کی) بیچاری اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ نہیں بھیجتا کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

۵۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات : ۱۳)

ترجمہ :- اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا (اور) بہت خبر رکھنے والا ہے۔

۶۔ وَيُؤْتِي الشُّرُوكَ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر : ۱۰)

ترجمہ :- وہ باوجود خود مجھو کے ہونے کے دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔

احادیث نبویہ

۱۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (متفق علیہ)

ترجمہ :- حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ النَّسَائِيُّ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالنَّسَائِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاحْتِسَابُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَضَائِمُ لَا يُفْطِرُ (متفق علیہ)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورتوں اور مسکینوں کی خبر گیری رکھنے والا اللہ کا راہ میں کسی کرنے والے کی مانند ہے اور میرا خیال ہے آپ نے فرمایا اس قیام کرنے والے کی مانند ہے جو رات کو سستی نہیں کرتا اور روزہ رکھنے والے کی مانند ہے جو افطار نہیں کرتا۔

۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَأَلَ السَّائِلَ أَوْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلَئِنْ جَرُّوا وَيَقْبَلِي اللَّهُ عَلَيَّ لَسَأَلْتُ رَسُولَهُ مَا شَاءَ (متفق علیہ)

ترجمہ :- حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی سائل یا ضرورت مند آتا فرماتے سفارش کرو تاکہ تم کو اجر دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يَوْمُ مِنْ وَاللَّهِ لَا يَوْمُ مِنَ وَاللَّهِ لَا يَوْمُ مِنْ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْتِيَنَّ جَارُهُ بِوَأَقْبَهُ (متفق علیہ)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم ایماندار نہیں ہوتا، اللہ کی قسم ایماندار نہیں ہوتا، اللہ کی قسم ایماندار نہیں ہوتا۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول کون۔ فرمایا جس کا ہماریہ اس کی بدیوں سے محفوظ نہیں ہے۔

۵۔ عَنْ تَيْمِيزِ بْنِ أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ النَّبِيُّ يَبْعُهُمْ ثَلَاثًا قَدْ لِمَنْ قَالَ اللَّهُ وَيَكْتَسِبُ بِهِ وَيُرْسُولِهِ وَلَا يَبْعُهُ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتْهُمْ (رواه مسلم)

ترجمہ :- حضرت تميم بن اسد سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا دین ہم سردی ہے۔ ہم بولے کس کی؟ فرمایا اللہ کے لیے اس کے رسول کے لئے اس کی کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام لوگوں کے لئے۔

۶۔ عَنْ أَنَسِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِبَالُ اللَّهِ فَاحْبَبِ الْخَلْقَ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَحْسَنِ الرِّبَا إِلَى اللَّهِ (بیہقی)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے کاتب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے بہترین وہ ہے جو اس کے کاتب سے احسان کرے۔

۷۔ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَىٰ لِاحْتِدٍ مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يُرِيدُ أَنْ يَسْرِعَ بِهَا فَغَنِي سَرِّي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللَّهُ وَمَنْ سَرَّ اللَّهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری امت میں سے کسی شخص کی ضرورت پوری کی وہ اُسے خوش کرنا چاہتا ہے اُس نے مجھ کو خوش کیا۔ اور جس نے مجھ کو خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا۔ اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔

انسانی حقوق کے متعلق سرور کائنات حضرت عیسیٰ مسیح صلی اللہ علیہ وسلم

(ک)

عظیم تاریخی خطبہ حجۃ الوداع

”اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سُنو۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہو کر کوئی تقسیم برکروں گا۔ تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے وراثت میں اُس کا حصہ منقرہ کر دیا ہے۔ کوئی وصیت ایسی جائز نہیں جو دوسرے وارث کے حق کو نقصان پہنچائے۔ جو بچہ جس گھر میں پیدا ہو وہ اس کا بھابھ بنے گا۔ اور اگر کوئی بدکاری کی بناء پر اس بچہ کا دعویٰ کرے گا تو وہ خود شرعی سزا کا مستحق ہوگا۔ جو شخص کسی کے باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے یا کسی کو بھونٹے طور پر اپنا آقا قرار دیتا ہے خدا اور اس کے فرشتوں اور نبی نوح انسان کی نعمت اُس پر ہے۔“

اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔ اُن پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ محنت کی زندگی بسر کریں۔ اور ایسی کمپنی کا طریق اختیار نہ کریں جس سے خاوندوں کی قوم میں بے عزتی ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم (جیسا کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ کے بعد ایسا کیا جائے گا) انہیں سزا دے سکتے ہو۔ مگر ان میں بھی سختی نہ کرنا۔ لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جو خاندان اور خاوند کی عزت کو برسرِ لگانے والی ہو تو تمہارا کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ عورت کمزور ہوتی ہے اور وہ اپنے حقوق کی خود حفاظت نہیں کر سکتی۔ تم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تو خدا تعالیٰ کو ان کے حقوق کا ضمان بنایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے تھے۔ (پس خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا۔ اور عورتوں کے حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا)

اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں ابھی کچھ جنگی قبذہ بھی باقی ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اُن کو وہی کھلانا جو تم خود کھاتے ہو۔ اور اُن کو وہی پہنانا جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو ان کو کسی اور کے پاس فروخت کر دو کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں اور ان کو نہ تکلیف دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اے لوگو جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سُنو اور اچھی طرح اس کو یاد رکھو۔ تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا دیں اور کہا جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں اسی طرح تم نبی نوح انسان آپس میں برابر ہو۔ تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے آج کونسا مہینہ ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے یہ دن کونسا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں یہ مقدس مہینہ ہے، یہ مقدس علاقہ ہے، اور یہ رجب کا دن ہے۔ ہر جواب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے جس طرح یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا ہے۔ اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے اس علاقہ اور اس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم آج کے لئے نہیں، کل کے لئے نہیں بلکہ اس دن تک کے لئے ہے کہ تم خدا سے جا کر ملو۔ پھر فرمایا: یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں، ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سُن رہے ہیں ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سُن رہے۔“

(نبیوں کا سردار، مؤلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۰۵)

تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں!

از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی

مر رہا ہے جھوک کی شدت سے بیچارہ غریب ڈھانکنے کو تن کے کاٹھکتا نہیں اُس کو نصیب

کھاتے ہیں زردہ پلاؤ قورما و شیرمال مٹھی روٹالے اور پھر پھرتے ہیں اُس کے رقیب

تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

اصطل میں گھوڑے میں بھینسیں بھی ہیں کچھ شیراز سبزے کی کثرت سے گھر بھی بن رہا ہے مر غزار

لب پہ انکے تھقبے ہیں انکی آنکھوں میں بہا رُوح انسانی ہے پر خراکش بلبھی سو گوار

تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

جب وہ آئے تو پہلے اس مرتے ہیں غریب مالداروں کو مگر لگتے ہیں ٹیکے، ہے عجب

موت جس کے پاس ہے وہ تو محروم دوا اور جو محفوظ ہیں ان کو دوائیں ہیں نصیب

تیرے بندے اے خدا دنیا میں کچھ ایسے بھی ہیں

انسانیت کے لیے پناہ محبت و عظمت کا آئینہ دار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا عظیم سلوگن

سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں محبت و پیار اور امن و دوستی کے پھول کھلانے اور انسانوں کو اتحاد و یگانگت کے ہار میں پروانے کے لئے درج ذیل سلوگن دیا جو آپ کے عظیم دورِ خلافت کے سترہ سالوں میں دنیائے انسانیت کو جگمگاتا رہا۔

”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔“

“LOVE FOR ALL,
HATRED FOR NONE.”

انسانیت کی تلاش و تہذیب اور اہل کلمہ

مقدس ماہنامہ کی کتب کے ذریعہ ارشاد

مقدس وید

”جو اپنی کوئی کو اکیلا ہی کھاتا ہے وہ گناہ کھاتا ہے“

(رگ وید ۱۰-۱۱۴-۶)

”جو غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد کے لئے خیرات کرتا ہے وہی سخی ہے۔ اُس کا بھلا ہوتا ہے اس کے دشمن بھی اُس کے دوست بن جاتے ہیں“

(رگ وید ۱۰-۱۱۴-۳)

”جو تریں کے قابل یتیم روٹی کے طالب کو روٹی ہوتے ہوئے بھی مدد نہیں دیتا اور سخت دل کر کے خود کھانا زہنیا ہے اس کو مصیبت آنے پر کوئی راحت نصیب نہیں ہوتی“

(رگ وید ۱۰-۱۱۴-۲)

”خدا ایک ہے وہ مہربان خیرات کرنے والے آدمی کو رزق دیتا ہے“

(رگ وید ۱-۱۰۲-۵)

بھگوت گیتا

”جو انسان کسی سے حسد اور دشمنی نہیں رکھتا۔ دوستی والا ہے۔ جو خوشی و غمی، دکھ و سکھ کو ایک جیسا سمجھتا ہے۔ جو تمام مخلوق سے ہمدردی اور محبت رکھتا ہے۔ سب پر رحم کرتا ہے۔ تکبر سے اور خودی سے بالا ہے۔ معاف کر دینے والا، ہمیشہ قانع، صابر و شاکر، نفس پر ضبط رکھنے والا۔ جو استقلال سے دل و دماغ سے مجھ ایشور میں لگا رہتا ہے، وہی بھگت مجھے پیارا ہے“

(بھگوت گیتا، ادھیائے ۱۳ سلوک ۱۳)

”اے ارjun! جو تو عمل کرتا ہے اور جو تو بھوجن کرتا ہے اور جو تو ہوم (ہون) کرتا ہے اور جو تو دان دیتا ہے اور جو تو ریاضت کرتا ہے وہ سب مجھ پریشور کے سپرد ہے“

(بھگوت گیتا ۱۰-۲۵)

گورو گرنٹھ صاحب

حضرت گورو نانک نے فرماتے ہیں:-

”دُنیا میں دوسروں کی خدمت کرنی چاہیے۔ خدمت کرنے والا ہی اللہ کے لئے کی درگاہ میں حاضر ہو سکے گا۔ اور اپنے پورے تن و دھن کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرنی چاہیے۔“

(سرمدی راگ مغلہ پہلا صفحہ ۲۵، ۲۶)

”ہمارے عقیدے کے مطابق کوئی بیگانہ نہیں۔ سب اپنے ہیں۔ اور نہ کوئی ہمارا دشمن ہے۔ سب سے ہمارا پیارا اور محبت ہے۔“

(گورو گرنٹھ صاحب ۱۲۹۹ مغلہ پنجم)

”کسی دوسرے انسان کا حق چھیننا ایسے ہی ہے جیسے مسلمان کے لئے سور کھانا اور ہندو کے لئے گائے اور گورو اُس کی حمایت نہیں کرے گا۔“

(گورو گرنٹھ صاحب ۱۲۱ مغلہ پہلا)

”اگر ہاتھ سے محنت کریں اور غریبوں کی مدد کریں تب خدا کا راستہ معلوم ہوگا۔“

(گورو گرنٹھ صاحب ۱۲۲۵)

مقدس بائبل

”رحم دل اور قرض دینے والا آدمی سعادت مند ہے وہ اپنا کاروبار راستی سے کرے گا۔ اُسے کبھی جنبش نہ ہوگی۔ اُس نے بانٹا اور محنت جوں کو دیا۔ اُس کی صداقت ہمیشہ قائم رہے گی۔“

(زبور باب ۱۱۲)

”خداوند ہمارے خدا کی مانند کون ہے جو عالم بالا پر تخت نشین ہے۔ جو فرشتوں سے آسمان و زمین پر نظر کرتا ہے۔ وہ مسکین کو خاک سے اور محتاج کو مزبلہ پر سے اٹھا لیتا ہے۔ تاکہ اُسے امراء کے ساتھ یعنی اپنی قوم کے امراء کے ساتھ بٹھائے۔“

(زبور باب ۱۱۳)

”لعنت اُس پر جو اپنے باپ یا ماں کو حقیر جانے لگتا۔ لعنت اُس پر جو اپنے پڑوسی کی حد کے نشان کو ہٹائے۔ لعنت اُس پر جو اندھے کو راستہ سے گمراہ کرے۔ لعنت اُس پر جو پڑوسی اور یتیم اور بیوہ کے مقدمہ کو بگاڑے۔“

(استثناء باب ۲۴)

”میں ہی خداوند ہوں جو دُنیا میں شفقت و عدل اور راستبازی کو عمل میں لاتا ہوں کیونکہ میری خوشنودی ان بن باتوں میں ہے۔“

(یرمیاہ باب ۹)

یسوع نے کہا:-

”مخون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ پوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ یا ماں کی عزت نہ کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جاپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ سچے آسمان پر خدائے شانہ سے ملے گا۔“

(متی باب ۱۹ آیت ۱۸ تا ۲۱)

”اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔“

(متی باب ۲۲ آیت ۳۹)

یکم جنوری ۱۹۹۲ء کے تاریخی خطبہ سے اقتباسات

انسانی اور روایتی ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہر جگہ اس کو موضوع بنانا ہے

اس وقت مذہبی محنتوں کا وقت نہیں اس انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے

اسے سالے مطلع نظر پر رکھیں کہ انسان نے کو انسانیت کے آداب سکھائے ہمارے

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انسانی بہبود کا سال

تسبیح و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل شام کا سورج غروب ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نیا سال طلوع ہونے کے ساتھ پیدا ہوئے اور آج صبح کے سورج کے طلوع کے ساتھ تمام عالم پر ایک نیا دن طلوع ہوا ہے پس میں تمام دنیا کے احباب جماعت کو چھوٹوں بڑوں کو اور مردوں اور خواتین کو نہایت محبت بھرنا سلام اور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ سال نو کی مبارک باد دینے کا رواج محض ایک رواج نہیں بلکہ "مبارک" لفظ میں ایک دعا پائی جاتی ہے۔

GREETINGS میں تو کوئی دعا نہیں لیکن جب ہم مبارک کہتے ہیں اور "مبارک ہو" کے الفاظ سے کسی کو خوشی کے جذبات پہنچاتے ہیں۔ تو انہیں درحقیقت ایک دعا ہے۔ پس میں بھی ان معنوں میں آپ سب کو یہ دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ سال آپ سب کے لئے بہتر ہوئے بہت ہی بابرکت فرمائے اور جماعت احمدیہ کے لئے بالعموم بہت بابرکت فرمائے اور خصوصاً دعوت الی اللہ کے میدان میں جماعت کی کوششوں کو غیر معمولی پھل لگائے اور دائمی پھل لگائے اور آگے بھولنے پھلنے والے نیک اور پھر عطا کرتا رہے بہر حال ایک تو جماعت کو مبارک باد دینا مقصود تھی اور ایک کل عالم کے مسلمانوں کو خواہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہو یا نہ ہو میں دل کی گہرائی سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح تمام انسانیت کے لئے میرے دل میں فلاح و بہبود کے جو جذبات ہیں اور جو نیک خواہشات ان سے وابستہ رکھتا ہوں اس پہلو سے تمام دنیا کے انسانوں کو خواہ ان کا کوئی بھی مذہب ہو، کوئی بھی رنگ، ہر کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں، کسی مذہب کے ماننے والے ہوں میں دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی مبارک باد پیش کرتا ہوں جو تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ہے صرف میری طرف سے ہی نہیں بلکہ میں نے مبارک باد کے اس مضمون پر جہاں تک خواہاں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بھر کا دنیا میں جہاں اربوں لوگ آباد ہیں سب سے زیادہ احمدی دل ہیں جو حقیقت میں بنی نوع انسان کے ہی خواہ ہیں اور واقعہ دل کی گہرائی سے ان کی خیر چاہتے ہیں اور اکثر لوگ تو اپنے حدود و اثرات سے وابستہ ہو کر رہ گئے ہیں ایک مسلمان زیادہ سے زیادہ سوچے گا تو اسلام کی بہبود کی سوچتا ہے یا ایک پاکستانی پاکستان کی بہبود کی سوچتا ہے۔ انگلستان میں بسنے والا ایک انگریز انگلستان کی بہبود کی سوچتا ہے اور شاید ہی کوئی دل ایسا ہو جس کی گہرائی سے کل عالم اسلام کی خیر خواہی کی دعائیں اٹھتی ہوں اور جہاں تک میرا علم ہے تمام احمدی جو تمام دنیا میں مشرق و

مغرب میں تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے ہیں انہوں نے اپنا دستور بنا رکھا ہے کہ وہ نظام جماعت کے لئے یا نلیفہ وقت کے لئے اپنے غزبوں اور پیاروں کے لئے جہاں دعا کرتے ہیں وہاں انسانیت کو بحیثیت انسانیت پیش نظر رکھتے ہوئے کل عالم کے انسانوں کے لئے ضرور دعا کرتے ہیں۔ یہ میرا ایک جائزہ ہے جو مختلف احمدیوں کے خطوط سے مترتب ہوتا ہے اور ویسے ہی اپنے دل کی کیفیت سے میں یہی اندازہ کرتا ہوں کیونکہ میرے اور جماعت کے دل کے دھڑکنے کے انداز ایک ہیں۔ ایک ہی پہلو پر ہم سوچتے ہیں۔ ایک ہی طرز پر فہم کر رہے ہیں اس لئے جو میری کیفیات ہیں وہ سب جماعت کی ہونگی اور ایسا ہے ہی کیونکہ خط لکھنے والے تو کم ہیں جو لکھتے ہیں مگر جو لکھتے ہیں وہ نمونہ بھیج دیتے ہیں وہ بتا دیتے ہیں کہ تمہاری جگہ میں بھی ایسے ہی احمدی بننے ہیں جیسے تمہاری جگہ میں یا سیرالیون میں یا غانا میں یا امریکہ میں یا انگلستان میں یا جرمنی میں غرضیکہ احمدی خط جہاں سے بھی ملتے ہیں ان کی ادائیں ایک ہوتی ہیں پس احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے۔ اور انسانیت کی بھلائی چاہنا انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے اس میں کوئی بناوٹ نہیں کوئی تصنع کوئی تکلف نہیں جس جماعت کو یہ بین الاقوامی مزاج نصیب ہوگا اس مزاج سے از خود تمام عالم کے لئے دعائیں پہنچیں گی پس اللہ تعالیٰ یہ نیا سال تمام دنیا کو بحیثیت انسان مبارک کرے اور اس پہلو سے آگے چل کر میں جو تحریک کر رہا ہوں اس کا تعلق اس سال کو انسانی بہبود کا سال بنانے سے ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر سال ہم ایک مطلع نظر اپنے سامنے رکھتے ہیں اس سال مطلع نظر یہ رکھیں کہ ان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں اس سلسلہ میں انشاء اللہ چند ایک تجاویز آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ انسانی قدروں کو بحال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدریں پہلو سے پامال ہو رہی ہیں ہر قسم کے جرائم بڑھ رہے ہیں اور ان کے نتیجے میں انسانی ضمیر کھلا جا رہا ہے اور اکثر جگہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر دم توڑ چکا ہے کوئی جیسا کسی قسم کی کوئی غیرت انسانیت کی کوئی رقی بھی بعض جگہ دکھائی نہیں دیتی مثلاً جہاں چھوٹے بچوں پر ظلم ہو رہا ہے جہاں بیگار کی طرح چلائے جا رہے ہیں کہ کسی کے معصوم بچے کو اغوا کر کے اس کو نہایت خطرناک تکلیف دہ مزدوری میں مبتلا کر کے چند پیسے کمانے کی خاطر اتنے بڑے ظلم توڑے جا رہے ہیں۔ ساری زندگی کے لئے اس بچے کے لئے بھی ایک عذاب کی زندگی ہے اور ان باپ کے لئے بھی ایک عذاب کی زندگی ہے کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے کہاں چلے گئے بچے اور وہ بچے خوف

دور ہو جائے وہ شیطان کی عبادت تو تڑوی جاسکتی ہے اللہ کی عبادت قرار نہیں دی جاسکتی اس عبادت کا کیا فائدہ جس کے نتیجے میں خالق اور مخلوق کے درمیان فرق کر دئے جائیں اور خالق کے نام پر مخلوق پر ظلم توڑے جا رہے ہوں۔ پس اس وقت مذہبی بحثوں کا وقت نہیں ہے وہ بھی جہاں مناسب ماحول ہو رہیں گی لیکن انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدروں کے لئے ایک عالمی سطح کا جہاد جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انفرادی طور پر یا من حیث الجماعۃ جماعت کی طرف سے یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک دوسروں کو بھی اس معاملہ میں عقل دے کر اور دعوت دے کر ساتھ شریک نہ کریں ہیں اس پیغام کو عام کرنا ہو گا اور اگر جماعت احمدیہ کی طرف سے مثلاً حکومتوں کے سربراہوں کو بڑے بڑے دانشوروں کو اخباروں میں لکھنے والوں کو جو اب تک لوگ ہیں ان کو خطوط لکھے جائیں ان کو سالانہ اس طرف متوجہ کیا جائے اور مخالف برادریوں کے سامنے رکھی جائیں تو پھر یہ ایک ایسی کوشش ہے جو ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے لوگوں میں بھی تبدیلی پیدا کر کے جو دل باختیار ہیں جن کے پیچھے ایک قوم ہے ان باتوں میں بھی یہ جوش پیدا کریں جن کو عین حکومت چھائی جاتی ہے جو ان دماغوں میں یہ تبدیلی پیدا کریں جن کی فکر قوم کی گہن جلیا کرتا ہے۔ بس ہر پہلو سے اپنی دانش اہل قلم آل دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے بھرا بھرا محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانی ضروری ہیں۔ اور آئندہ سالانہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو جائیں اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں۔ بعض دفعہ بچوں کی زبان دل پر زیادہ اثر کرتی ہے اور واقعہ بڑا گہرا اثر کرتا ہے۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ من بچوں کو کہنا نہیں آتا وہ بھی کچھ لکھ دیتے ہیں تو دل پر اثر پڑ جاتا ہے۔ کچھ بعض دفعہ بچوں کے ایسے خط آتے ہیں کہ اپنی طرف سے انہوں نے ایک بہت خوبصورت عبارت لکھ کر بھیجی ہوتی ہے اور وہ صرف گول مٹول حروف ہیں اور چکر لگاتے ہوتے ہیں جیسے کسی مکھی کو سیاہی میں جھگو کر کاغذ پر چھرا دیں یا مڑی کو سیاہی میں جھگو کر کاغذ پر چھرا دیں اور وہ اپنے والدین سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنی طرف سے ایک بہت اچھا خط لکھا ہے اس پر پتہ لکھ کر آپ بھیج دیں اور مجھے اس کا جواب چاہیے۔ چنانچہ اس خط کو پڑھنے کا بڑا مزہ آتا ہے بڑا لطف آتا ہے کیونکہ اس خط میں محبت ہی محبت ہوتی ہے اور جس محنت سے وہ بچہ لکھ رہا ہوتا ہے وہ ساری محنت از خود زبان میں جاتی ہے۔ تحریر بولنے لکھنے سے بہت چلتا ہے کہ کتنا پیارا بچہ ہے۔ کتنی اس نے محنت کا سے کتنا اہتمام کیا ہے۔ کتنی اٹکا سیاہی کی کاغذ کہیں سے پکرا اور کہیں چھپ کر بیٹھ گیا اور اس نے کہا کہ میں خوف لکھ کر لاتا ہوں اور پھر توقع یہ کہ میں اسے جواب دوں یہ پیغام مجھے زبان پہنچا ہوتا ہے تو بعض دفعہ میں ہی ایسی ہی تحریر بنا کر بیچے دستخط کر کے بھیج دیتا ہوں اور ماں باپ کو کہتا ہوں کہ گڑگڑ کی بونی ماں باپ ہی سمجھتے ہیں تو آپ بھی یہ زبان لکھتے ہوں گے آپ ان کو بتا دیں کہ کیا لکھا ہے۔ پتہ نہیں وہ میری زبان لکھتے پڑھتے ہیں کہ نہیں مگر میں بولنے کی زبان تو ٹھیک پڑھ لیتا ہوں تو بچے بھی لکھیں جس حد تک توفیق سے انکوں کے سربراہوں کو لکھیں۔ دانشوروں کو لکھیں۔ مولویوں کو لکھیں۔ پڑھتوں کو لکھیں۔ پادروں کو لکھیں اور کہیں کہ خدا کا خوف کرو۔ اگر اختلافات دہیا ہے اُنہ گئے تو مذہب کا رہے گا کیا؟ اگر انسانی ہی قائم نہ ہوئی تو کیا حیوانوں سے خدا رکھنے کے گاہ ان حیوانوں میں کیوں خدا نے نبی نہ بھیج دینے جن سے بدتر تم ہوتے چلے جا رہے ہو انہیں لکھو

دہرا میں اتنا مبتلا کر دئے جاتے ہیں کہ وہ آواز بھی بلند نہیں کر سکتے مجھے یاد ہے کہ ایک احمدی بچہ انوا ہونے کے بعد اس قسم کے ایک کیمپ سے نکل کر بھاگ کر پہنچا تھا اور اس نے جو روایت سنائی وہ تو ایسی تھی کہ سن کر دل پیچھے بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور احسان تھا کہ اس کی وہ اور کے نتیجے میں اسے توفیق ملی کہ وہ جو کام وہاں ہوتے ہیں ان کے قائل اور جس قسم کی گزارشات آتی ہیں وہاں پہنچے۔ کچھ تو وہاں رہنے کے لئے بھیجے گئے تھے اور وہاں پہنچے۔ پاکستان میں بھی بھاری بھاری اور ہندوستان میں بھی اور وہ جو اسلام کے نام پر جہاد کرنے والے تھے انہوں نے وہ برہمنوں سے سب سے زیادہ اس میں شوق لیا۔ عجیب و غریب آفادہ کی دنیا بن چکی ہے۔ کچھ ہو سکتا ہے کہ انسانی قدریں تو پاؤں تلے روندی جائیں۔ بلکہ ایسی گندری کر دی جائے کہ ان پر پاؤں رکھتے ہوئے جیواقی ہو اور باتیں آسمان کی اور اللہ ہیستہ کی اور خدا کی عزت اور جلال کی ہول اور حمد بولنے والی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثناء کے گیت گائے جا رہے ہوں اور نیچے یہ ہو رہا ہے اور آئندہ بڑا تعداد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے طبیعت میں مشقی پیدا ہونے لگتی ہے پس انسانی قدروں کے لئے ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے اور جو محنت کہ ہر جگہ اس کو موعود بنانا چاہیے۔ انگریزوں اور یورپ اور غیر انگریزوں اور لڑنے سے پائی جاتی ہے وہاں بھی پائی جاتی ہوگی لیکن یہاں نہ مانا باپہ اپنے ہی معصوم بچوں پر ظلم کرتے ہیں یا ان کے رشتہ دار ظلم کرتے ہیں یا رشتہ داروں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ زیادتی کی اور پھر جیسا کہ ظلم پر تہمت لگے پھینک دیا یہ ساری باتیں ہیں جو گہری دینی ہوتی ہیں اور جو چاہیں بائیں میں بتا رہا ہوں یہ وہ بھڑکے ہیں جو ان گہری بیاریوں میں سے لکھیں کہیں سطح پر پھوٹ رہے ہیں جب تک سارے خون میں فساد و توجہ نہ ہو جائے اس وقت تک ایسے مگڑے پھوڑے سے جسم پر نہیں ہوا کہ نئے ان بیماریوں کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے انسان کی بڑی برائی یہ ہے کہ بنیادی انسانی قدروں سے نا آشنا ہو چکا ہے اور جو رہی کسی قدر یہاں ہیں ان کا مذہب رہنا خون کر رہے ہیں۔ اور ان قدروں کو بلیا سمجھ کر نئے کے لئے انہوں نے گویا ایک برنگس جہاد کا اعانہ کر رکھا ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ یہ تو انسان کے ایسے مظالم ہیں جن میں کوئی مالا کوئی پنڈت کوئی پادری براہ راست ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ وہ اپنی مسجدوں، مندروں اور عبادت سے یہ اعلان تو نہیں کرتا کہ تم ایک دوسرے پر ایسے ایسے مظالم کرو۔ لیکن بالواسطہ ذمہ دار ضرور بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی آنکھوں کے سامنے سوسائٹی میں یہ سارے واقعات ہورہے ہوتے ہیں لیکن اس کی انسانیت کی رگ نہیں پھٹتی خدا تعالیٰ سے محبت کے تقاضوں میں انسانی ہمدردی کا تقاضہ داخل ہو نہیں سکتا۔ گویا معبود کی دنیا الگ ہے۔ اور عبادت کرنے والوں کی دنیا الگ ہے محبت کا جو رخ ہے۔ آسمان کی طرف ہی ہے اور زمین محبت سے خالی ہو گئی ہے ایسی محبت جو پھر خدا سے کی جائے اور ہی نوع انسان سے اس محبت میں ہاتھ لکھنے لئے جائیں تو اس محبت کو رنج ہو ہی نہیں سکتا۔ بعضوں اور بڑے کاروں کے ساتھ وہ محبت ان لوگوں کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ اس لئے بلاد واسطہ تو نہیں مگر بالواسطہ یہ لوگ یقیناً ذمہ دار ہیں جن کے اتنا سد زندگی میں یہ بات داخل ہے کہ اللہ کی محبت کے ساتھ بنی نوع انسان کے حقوق کا تصور پیدا کر لیا۔ ان کا پیار دلوں میں پیدا کریں۔ اور ظلم و سفاکی کو دنیا سے مٹانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ لیکن ایک اور ظلم ہے جس میں یہ بلاد واسطہ خود شریک ہوتے ہیں اور وہ ہے کہ

مذہب کے نام پر نفرتوں کی تعلیم

دیتے ہیں اور دنیا کے ہر مذہب میں یہ اس کثرت سے ہے اور اس بے حیائی سے ہو رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ ان لوگوں کی عقلیں کہاں گئیں ہیں۔ مذہب کے اصلی مقاصد میں خدائی عبادت ہے اور خدا کی عبادت بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور خود سکوناتی ہے جس عبادت کے نتیجے میں انسان خدا کی مخلوق سے

انسان کو انسانیت کے ادب سکھاؤ

جماعت احمدیہ نے ایک عالمگیر تحریک پیش کی تھی جس کا ذکر میں نے گذشتہ خطاب میں بھی کیا تھا۔ یعنی پیشوا ان ملازمین کے بطوروں کا انعقاد۔ یہ بہت مفید ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ اب انسانیت کے نام پر ہیں چلے

کرتے چاہیں۔ اس میں صرف مذاہب کے نمائندے نہیں آئیں گے۔ ہر قسم کے لوگ آئیں گے۔ ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ انسانیت سے کیا؟ دنیا میں انسانیت کا مندرجہ دوبارہ قائم کیے بغیر انسانی قدروں کو بحال کیے بغیر ہم جو عالمی انصاف کی یا عالمی امن کی باتیں کرتے ہیں وہ صرف منہ کی باتیں ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں بڑے دلچسپ پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔ بڑے اچھے اچھے جلسے کئے جاسکتے ہیں اور ان جلسوں میں پسماندہ قوموں کے حقوق کے اوپر بھی بحث ہو سکتی ہے لیکن یہ دراصل بعد کی باتیں ہیں پہلے میں سمجھتا ہوں کہ صرف انسانی قدروں کی بات ہونی چاہیے۔ انسانی قدروں کے حوالوں سے بعض دفعہ یہ بات بھی آئے گی کہ ہم ایک ملک میں نیشنل و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایک اور ملک ہے جہاں فاسقے کیے جا رہے ہیں۔ اگر انسانی قدروں کو زندہ ہوں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ انسانی قدروں کی راہ میں قومی دیواریں حائل ہو گئی ہیں۔ کہیں مذہبی دیواریں حائل ہو جاتی ہیں۔ کہیں نظریاتی دیواریں حائل ہو جاتی ہیں۔ پس ان سب مصنوعی جموٹی دیواروں کا ٹوٹنا ضروری ہے اور وہ اندرونی دباؤ سے ٹوٹی چاہئیں بیرونی حملے سے نہیں اندرونی دباؤ جو انسانیت کے زندہ ہونے سے دلالت پیدا ہو گا اور قوم کے اندر جب وہ مجموعی طور پر زیر دہم دکھائے گا۔ اس کے اندر اور بچ بچ ہوگی۔ جذبات میں بعض دفعہ کسی آتی ہے بعض دفعہ زیادتی ہوتی ہے تو میری مراد یہ ہے کہ جب انسانیت کے سانس پھلنے لگیں گے۔ جب انسانیت کا دل دھڑکنے لگے گا۔ جب انسانی جذبات میں توجہ پیدا ہونے لگے گا تو وہ اندرونی دباؤ ہے جو تعصب کی دیواریں توڑنے کا ذریعہ ہے۔ تعصب کی دیواریں باہر سے نہیں توڑی جاسکتیں۔ یہ گہرا نفسیاتی نکتہ ہے۔ تعصب کی دیواروں کو جب باہر سے توڑنے کی کوشش کرے گا تو تعصب بڑھے گا۔ پس اندر سے سوچوں کو بدلنا پڑے گا۔ نظریات میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ پس جماعت صوبہ کے بننے فکر رکھنے والے جتنی دل رکھتے والے صاحب نظر لوگ ہیں ان سب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں اور دراصل ہر صدی عام گفت و شنید کے ذریعہ بھی اپنے ارد گرد چھوٹے چھوٹے سین جزیرت قائم کر سکتا ہے۔ ہر انسان کے اندر ایک بنیادی مادہ ہونا چاہیے جو پھیلنے کی صلاحیت ہے اور بعض پیغامات ایسے ہوتے ہیں جو اپنی ذات میں پھیلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ پیغام بھی ان پیغاموں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جوئی حقیقت انسانی دل کی آواز ہے۔ انسانی فطرت سے چھوٹا ہوا پیغام ہے۔ پس احمدی نواز دانشور ہو یا فیضان انور ہو۔ پڑھا لکھا ہوا یا ان پڑھ ہو اگر وہ اپنے ماحول میں ایک زندہ پیغام کی بات کرتا رہے تو اس کا پیغام اس طرح سنا جائے گا جیسے کہا گیا ہے کہ دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا ہے۔

پس زندہ پیغام کی یہ نشانی ہوتی ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج دنیا بھر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کے لئے تڑپ رہی ہے اس کی گہری فطرت کی یہ آواز ہے۔ یہ آواز ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ پس جب ہماری یہ آواز بلند کرے گا تو کسی دین کی ضرورت نہیں۔ سلیہ آواز تو دل سے آئے گی اور ضرور دل میں جا بیٹھے گی اور پھر وہاں شعور نما پاسے گی اور چھوٹے گی۔ پھر اپنے دائیں بائیں دو سرے جیز انسانی لوگوں کو انسان بنا دے گا۔ اس کے لئے کوشاں ہو جائیں پس ایک توجہ سوں کے متعلق تھا یعنی

انسانیت کے ذہنوں پر چلے

کرنے چاہئیں۔ ہمیں وہ سب سے پہلے سمجھنا ہوں کہ حکومتوں کو اس قدر نکلنا سے اس میں سواہ کرنے پائیں۔ خاص طور پر ان ممالکوں میں جہاں نظریات پائی جاتی ہیں یا بعض نظریات پائی جاتی ہیں یا بعض نظریات پائی جاتی ہیں۔ پھر اس کے پھیلنے کے لئے ہیں اور جہاں سے ہوئے ہیں اور حقیقت میں نفرت اس وقت زیادہ خطرناک بنتی ہے جب اس کی جڑیں زیادہ در تک ماضی

میں دراز ہو چکی ہوں۔ مذہبی نفرتوں کا بھی یہی حال ہے۔ قومی اور سیاسی نفرتوں کا بھی یہی حال ہے۔ نفرت کی وہ تاریخ پتھرا نہیں چھوڑتی۔ بعض بد بخت کھود کر وہ نکال دیتے ہیں اور پھر ماضی کی نفرتوں کو حال میں اور مستقبل میں تبدیل کرتے رہتے ہیں ان کا کام ہی یہی ہے پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ حکومتوں کے درمیان چھوٹے ہوئے چاہئیں اور ایک ضابطہ حیات طے ہونا چاہیے۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان کے درمیان یہ جو ہندو مسلمان کی ایک تاریخی نفرت ہے اور بعض دفعہ یہ سکھ مسلمان نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اچھوت خیر چھرت نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے یہ ساری وہ نفرتیں ہیں جن کی جڑیں ہندوستان کی تاریخ میں سینکڑوں سال تک گہری ہیں۔ اور ان کے متعلق جب تک پاکستان اور ہندوستان اور بنگلہ دیش کی حکومتیں مل کر یہ فیصلہ نہ کریں کہ ہم اپنے اپنے ملک میں اس قسم کی نفرتوں کو نہیں چھیننے دیں گے۔ اور اس ضمن میں بعض اصولی فیصلے کر کے اپنے اپنے ملک کے قوانین میں ان فیصلوں کو داخل نہ کریں نفرتوں کو مٹایا نہیں جاسکتا۔ اگر ایسا کریں گے تو یہ سنجیدگی کے ساتھ ایک ایسا قدم ہو گا جس کے اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے ورنہ بعض منہ کی باتیں ہیں۔

دوسرے انسان اور انسان کے درمیان نفرتوں کو کم کرنے کے لئے مذہبی لحاظ سے بھی ایسے ضابطہ حیات کی ضرورت ہے جو دنیا کے سب ملکوں کو قابل قبول ہو خواہ وہ قبول کریں یا نہ کریں لیکن قابل قبول ضرور ہو۔ بین کوئی عقلی دلیل اس کے خلاف نہ ہو مثلاً اگر یہ ضابطہ احمدی اسلامی جیسا کہ پاکستان میں آج کل رائج ہے۔ اگر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو کسی کے لئے قابل قبول نہیں ہے کہ ہمیں بحیثیت مسلمان ہونے کے باقی سب سے زائد حق حاصل ہیں۔ ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ تمہارے مذہب کو تبدیل کر دو۔ اب یہ وہ ایسا پیغام ہے جس کے عالمی ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور غیر عالمی مقامی پیغام اسلام کی طرف منسوب کرنا ظلم ہے۔ اسی کا بھوٹا ہونا اسی سے ثابت ہے کہ یہ جغرافیائی پیغام ہے جو خودد علاقوں کے لئے ہے۔ کتنے ملک ایسے ہیں اور کتنے طاقتور ہیں وہ ملک جن میں اسلام مذہب کے طور پر غالب ہے۔ دنیا کے ملک کی بھاری اکثریت ایسی ہے جن میں یا تو اسلام کا ذکر ہی کوئی نہیں یا ہے تو بالکل معمولی حیثیت میں ہے لیکن اکثریت کی طاقت حاصل نہیں ہے تو ایسا ضابطہ حیات بعض اسلامی ملکوں میں اسلام کے نام پر اختیار کر لینا جس میں فی ذاتہ زندہ رہنے کی صلاحیت نہیں جس کو کل عالم کا پیغام نہیں بنایا جاسکتا۔ تو میں اور تو میں اس کو قبول نہیں کریں گی۔ ایسے پیغام کو اسلام کے نام پر دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرنا ایک قومی ذہنی خود کشی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ پس ایسا ضابطہ حیات طے کریں اور یہ بات طے کرنے کا شعور اور سلیہ اسلامی ملکوں کو متب آئے گا جب خیر اسلامی ملکوں سے گفت و شنید کریں گے اور آپس میں صلح کی خاطر امن کی خاطر ایسے چھوٹے کرانے کی کوشش کریں گے جو دونوں ملکوں میں ایک قابل عمل ہوں۔ جب آپ یہ بات کرتے ہیں تو انسانی قدر مشترک کی بات از خود آجاتی ہے۔ پس اس پہلو سے یہ انسانیت کو فروغ دینے کی کوشش میں سے ایک اہم کوشش ہوگی۔ پس ضابطہ حیات طے کریں مثلاً جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ عدل کی حکومت ہونی چاہیے اور جیسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم نے نہ صرف فرمایا بلکہ کر کے دکھایا۔ اگر عالم اسلام

مدینہ کا چارٹر

جو CHARTER OF MADINA کے نام سے مشہور ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم اور یہودیوں اور وہابیوں کے بیٹے واسے مشرکین کے درمیان اور عیسائیوں کے درمیان ایک معاہدے کی شکل میں لکھا گیا۔ اس چارٹر کو اگر ساری دنیا کے PEACE چارٹر کے طور پر پیش کیا جائے صرف ایک فرق کے ساتھ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہ وسلم کی لیڈر شپ

کے الفاظ دنیا داروں قبول نہیں کرے گی اور ویسے بھی وہ چارٹر اس حوالے سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک عمل رکھتا تھا لیکن اس پہلو کو چھوڑ کر وہ
 مدینہ کا چارٹر ساری دنیا کے لئے امن کا چارٹر بن سکتا ہے۔ بہت ہی
 گہرے عدل پر مبنی ہے اور اس چارٹر کے بعد کسی قوم کو کسی دوسری
 قوم سے خطرہ درپیش نہیں ہوگا۔ پس پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش
 برما ان سب ملکوں میں یہ مسائل بڑے بڑے بھاری اور گہرے مسائل ہیں یعنی
 آپس میں مذہبی منافرتوں کے مسائل۔ ان کو یہ اختیار اور گہرے مسائل ہیں یعنی
 ہوں کہ اس سے ان سب ملکوں کا بھلا ہوگا لیکن پتہ نہیں کہ یہ مذہب
 جنوں کی حوصلہ شکنی نہیں کر رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سیاستدان ذمہ
 دار ہے۔ سیاستدان کی خود غرضی سے جو ساری قوم پر بلکہ ساری انسانیت
 پر یہ ظلم کر رہی ہے لیکن جب ملک آپس میں بیچیں گے تو ایک دوسرے
 کو تقویت دے رہے ہوں گے۔ پھر وہ اپنے اپنے ملک کے مذہبی جنوںوں
 سے کم ڈر جائیں گے اور ایک بڑی شرح پر ایسے فیصلے کرنے کی زیادہ اہلیت
 رکھیں گے کہ مذہب میں اس بات کی اجازت ہوگی اس بات کی نہیں ہوگی
 صرفاً چند باتیں ہیں جو مختصر وقت میں بھی ہوتی ہیں کہ سامنے رکھ سکتا
 ہوں۔ اقول یہ کہ مذہبی آزادی کو ان سب ملکوں کو تسلیم کرنا ہوگا اور
 مذہبی آزادی ہے تبلیغ کرنے کے حق کو بھی تسلیم کرنا ہوگا۔ اگر یہ حق تسلیم
 کیا جاتا ہے تو ہر پاک تہافتی مسلمان کو یہ حق ہوگا کہ ہر مذہب کو تبلیغ کرے
 اور ہر مذہب کو ہندوستان میں اور پاکستان میں بھی یہ حق ہوگا کہ ایک مسلمان
 کو تبلیغ کرے۔ اس حق کے ساتھ جو بین الاقوامی حیثیت کا حق ہے کسی مذہب
 کو کسی دوسرے مذہب پر فوقیت نہیں دی جا سکتی بلکہ برابر کا حق ہے
 اور دراصل تاریخ میں یہ برابر کا حق ہونا تھا۔ یہ نہیں لیکن ذریعوں کے اس بات
 کی عقل نہیں آتی کہ جب یہ تبلیغ کا حق صرف اپنے لئے محفوظ کر لیتے ہیں
 تو تبلیغ کہنے کو نہیں دیتے کسی کو پیغام پہنچاتے گئے کہ نہیں پہنچائیں گے
 جبکہ پہنچائیں گے تو کیا اس کو جواب کا حق نہیں دیں گے۔ ان کو کہیں
 گئے کہ تمہارے دل میں خواہ کتنے خدشات ہوں۔ کتنے بھاری اعتراض
 ہوں۔ تمہارے نہیں بولنا اور اگر کہیں گے کہ بولو تو پھر وہ بھی آپ کو تبلیغ
 کر رہا ہے تو تبلیغ تو ایک طرف ہوتی نہیں سکتی۔ یہ ذرا مولا انتہائی جاہل
 دماغوں کی پیراوار ہے کہ مسلمان دوسرے کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ غیر مسلم
 مسلمان کو تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اختلاف رائے کو کھٹکانے کا نام ہی تبلیغ
 ہے اور عقل کو قائل کرنے اور ذرا کھٹکانے کے بعد کسی دوسرے مذہب
 میں داخل کرنے کا نام ہی کامیاب تبلیغ ہے۔ پس ہندو کو بھی حق ہے
 سکھ کو بھی حق ہے۔ ہر اقلیت کو حق ہے اور اس حق کے سوا کوئی عقل کا
 یہ صلہ ہے ہی نہیں۔ اس کے متبادل کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ جب یہ تسلیم
 کریں گے تو اس کے ساتھ ہی پھر وہ دوسرا سوال اٹھ کھڑا ہوگا کہ جب تبلیغ
 کریں گے تو منافرت پھیلے گی۔ یہاں پہرچ کر جماعت احمدیہ قدم قدم پر
 ان کی بڑی عمدہ راہنمائی کر سکتی ہے۔ اختلاف رائے کا اظہار کرنا ہرگز
 انسانی ترقی کے منافی نہیں ہے بلکہ انسانی حقوق میں داخل ہے
 کسی مذہب کے عقائد کو تسلیم نہ کرنا ہرگز دل آزاری نہیں کہلا سکتا
 کیونکہ یہ ایک فطری بات ہے کہ میں وہی مانتا ہوں جو میں سمجھتا ہوں اور
 جو میں سمجھتا ہوں اگر وہ بیان کرے تو یہ کسی کی دل آزاری نہیں ہے
 یہ حقیقت ہے۔ اس بارے میں سو لوگوں جو پاکستان میں یا باہر کسی
 مزاج کے بستے ہیں ان کو اچھی طرح علم ہے کہ کوئی عیسائی ایسا نہیں
 جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھتا ہو تو جب یہ بات کہتے
 ہیں کہ لا کے دل میں جو کہ یہ بات ہے اس لئے اس نے ہنک ڈول
 کیا ہے تو اس پر ہانپنے پر اگر جانچا جائے تو پاکستان میں سارے عیسائی
 واجب القتل ہوجاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہر مذہب کی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو نورو بالذکرین ذالذکر جھوٹا سمجھتا ہے اور عیسائی
 علیہ السلام کو بھی جھوٹا سمجھتے ہیں وہ ہندو رہے ہی نا تو اگر مولوی
 کے پیشوں کہ وہ نسخہ کو قبول کیا جائے تو ہر مذہب پاکستان میں بھی واجب
 القتل ہو جائے گا اور عیسائی ملکوں میں بھی واجب القتل ہو جائے

کا۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ عقائد کے اختلاف کو سب آپ
 قانونی طور پر تسلیم کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مذہبی
 راہنما کو انسان عقیدہ سمجھتے تو یہ اس کی ہنک نہیں ہے اور
 کسی کے لئے دل آزاری کا اس میں کوئی سوال نہیں۔ اس کے لئے
 تبلیغ کی اجازت ہے۔ سمجھاؤ کہ وہ سمجھتے ہی اس کا علاج ہے
 لیکن اگر کسی مذہب کے متعلق وہ ایسی بات کرتا ہے جو اپنے اظہار
 میں ناپسندیدہ اور کبرہ ہے جس میں گناہ سے کام لیا گیا ہے۔ گستاخی
 سے کام لیا گیا ہے۔ مخالفت کی گئی ہے اور مخالفت عقیدہ سے
 کی نہیں بلکہ گستاخی کر اپنے بغض کو ظاہر کیا گیا ہے تو ایسا شخص
 لائق تعزیر سے قانون اگر بنا جا سکتا ہے تو اس حد تک بنا جا سکتا ہے
 کہ اگر کوئی شخص بغیر ضرورت کے اپنے کسی مخالف کے ایسے بزرگ
 کو جو اس کے نزدیک عزت رکھتا ہے خواہ کہنے والے کے نزدیک
 نہ رکھتا ہو ایسے لفظوں سے یاد کرے گا جو تمہاری سے گزرتے ہوئے
 اور بد تمیزی کے لفظ ہیں تو قطع نظر اس کے کہ اس کے دل میں کیا ہے
 ایسا شخص واجب التعزیر ٹھہرے گا اور یہ تعزیر مقرر کردہ وقت تمام
 دنیا کے مذہبوں کے برابر ہوں گے۔ ایسے برابر حقوق تسلیم کرنے ہوں گے
 یہ پیغام دراصل قرآن کریم میں موجود ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ لا
 افرق بیننا و بینکم یعنی ہم سب کا یہ حق ہے کہ ہم سب کے لئے
 ہم خدا کے پیغمبر ہوں۔ دوسروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے
 تو اس سے مراد ہے کہ عزتوں کے فرق ضرور ہوں گے۔ ہر ایک کے
 صدق ضرور ہوں گے مگر انصاف کے ایک ہی قانون سے ان ساروں
 سے سلوک کیا جائے گا یا دوسرے لفظوں میں ان کا قوموں سے
 سلوک کیا جائے گا تو اس قسم کے اور بہت سے ضوابط ہیں جو ہر
 ذہن میں ہیں۔ میں انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں خود ان خطبہ کا موضوع
 کچھ اور ہو شروع میں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا تاکہ اسی
 بات کو پوری طرح سمجھا کر ختم کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسانی
 اقدار کو دوبارہ دنیا میں قیام کرنے کے لئے یہ ساری کشمکشیں
 انتہائی ضروری ہیں اور احمدیوں کو جب تقضیوں سے علیحدہ ہوگا کہ ہر
 زمین میں امن عالم کے قیام کے لئے کیا کیا جاوے۔ انسانی
 قدروں کو بحال کرنے کے لئے کیا مہمیں چلیں، میرے ذہن میں
 ہیں تو انشاء اللہ پھر وہ پہلے سے بہتر طور پر سامنے آکر اور ہر
 حصہ سے سیکھیں گے۔ اللہ تو اعلیٰ ایسے تو فیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست پاسداری

۱۔ اسیران راہ مولیٰ جو ایک عرصہ سے قید و بند کی تکالیف میں مبتلا ہیں احباب
 کا فرمایا ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کی خاص دعاؤں میں اپنے ان بھائیوں کی پادشہ رانی
 کے لئے دعا میں جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صوفیہ فضل احمد صاحبہ ان دنوں دل کے درد کی وجہ سے صحت
 خراب ہے، خاکسار نہیں چکا سب اور علاج کے لئے امریکہ کے بازار ہائے احباب
 کرام سے موصوفہ کی کالی شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید فضل احمد پٹنہ امیر جماعت احمدیہ بہار)

۳۔ کشمیر کے نامساعد حالات سے احباب جماعت غور و افاقہ ہیں صرف
 مولیٰ کریم کے فضل و کرم سے جماعتوں میں تاوان ہر طرح کی خیریت ہے
 احباب جماعت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ رب کریم ان پریشانی
 کن حالات میں تمام کشمیری بھائیوں خاص طور پر احباب جماعت کو اپنے
 حفظ و امان میں رکھے۔

۴۔ جماعت کے بچے بچیاں روزگار اور تعلیم کے سلسلہ میں دادی سے باہر ہیں کچھ
 بیرون ملک میں ہیں سب کا صحت و سلامتی کامیابی و کامرانی، بیماریوں کے
 شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالحمید ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر)

باد رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہذا شان
 والا بادشاہ اور قاضی سے والا اور
 کا تم رکھنے والا اس کے سوا کوئی
 معبود نہیں ہے۔ وہ عرش کریم کا رب
 ہے۔ یہ چار صفات جو اس آیت
 میں بیان کی گئی ہیں یہ سورۃ فاتحہ
 کی چار صفات کے لئے بطور منبع
 ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں جو ترتیب
 رکھی گئی ہے وہ اس سورۃ کے
 لحاظ سے موزوں تھی اور جو اس
 جگہ ترتیب رکھی گئی ہے یہ پیرائش
 عالم کے لحاظ سے موزوں ہے
 اس آیت کی صفت رب العرش
 الکریم میں بتایا گیا ہے کہ وہ تمام
 صفات حسدہ کا مرکز اور حکومت
 کا مالک ہے اور اس کا عرش کریم
 ہے۔ کریم اسے کہتے ہیں یہاں
 اعزاز اور احسان پایا جاتا ہے اور
 یہی رب العالمین میں بیان کیا
 گیا ہے۔ غرض رب العالمین کی
 صفات تابع ہے رب العرش الکریم
 کی صفت کے اور مالک یوم الدین
 کی صفت تابع ہے اس کے
 ملک ہوئے کی صفت کے اور
 الکریم کی صفت تابع ہے الحق کی
 صفت کے اور الرحمن کی صفت
 تابع ہے۔ لا الہ الا هو کی
 صفت کے، پھر لا الہ الا هو جو
 رحمانیت کا منبع ہے اس کے
 ساتھ قرآنی اور اشاریہ کے لئے
 رہا نیتاً تقاضا کرتی ہے کہ ہر
 کسی مزدوری اور محنت کے دوہرے
 پیر احسان کیا جائے اور یہ چیز بڑی
 انسانی کی فطرت میں رکھی گئی ہے
 چنانچہ دیکھ لو قطع نظر اس خیال
 کے کہ بڑے ہو کر بچہ کسی کام بھی
 آئیگا یا نہیں۔ ماں باپ اسے
 پالتے اور اسے بچہ آرام و آسوشی
 کا ہر طرح خیال رکھتے ہیں۔ وہ
 اپنے دن کا آرام اور راتوں کی نیند
 اس کے لئے حرام کر دیتے ہیں
 اور ہر ممکن سہولتیں اس کے
 بقا اور تحفظ کے لئے کرتے ہیں
 یہ صفت رحمانیت کا ہی یہ تو
 ہے جو انسان میں دکھائی دیتا ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام
 تو بہت اعلیٰ واقع سے ہے
 فان احمد کہ داند جز خداوند کریم
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق
 احسان، بد جہانم الہی انشا
 کا حامل تھا جیسا کہ حضرت سید

سید موعود علیہ السلام کے بیان
 فرماتے ہیں۔ ہے
 ان ترجمہ ہا کہ خلق از دے بدید
 کئی مذہبہ در جہاں از اوردے
 ترجمہ: وہ مہربانیاں جو مخلوق نے
 اس سے دیکھیں وہ کسی نے اپنی
 ماں سے بھی نہیں پائی۔ اسی میں
 ہیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ جو شخص
 لا الہ الا اللہ کا مقام دیکھ لیتا
 ہے وہ خود بھی توحید کے مقام
 پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ توحید کے
 مقام پر کھڑا ہونے کے یہ
 معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جس
 طرح امتی توحید اور تفرید سے
 ثابت ہے۔ اسی طرح انسان
 سے بھی محبت ہو جاتی ہے
 اور اس کے مقابلہ میں ساری دنیا
 کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ وہ
 مقام ہے جسے حدیث قدسی
 میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے
 کہ لو انک لک لدا خلقت الہ
 فلا لک یوم لے محمد رسول اللہ
 اگر توحید ہوتا تو میں زمین و آسمان
 کو گھسی پیدائے کرتا پھر یہ بھی توحید
 کا مقام تھا کہ رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ
 ولہ دوم اور اولین جو آخرین کا درجہ
 بنایا اور ضرورہ فرمایا کہ اب
 کوئی مال ایسا بچہ نہیں جن
 سکتی جو آپ کے درجہ کی
 بلندی کو پہنچ سکے۔ پھر اس
 لحاظ سے بھی آپ توحید کے
 مقام پر تھے کہ توحید کے قیام
 کے لئے آپ نے اس قدر
 جدوجہد کی کہ دنیا و دنیا پسند
 کی نظروں سے غائب ہو
 گئے اور خدا ہی خدا آپ
 کو نظر آئے لگا۔ اور پھر اس
 لحاظ سے بھی آپ توحید کے مقام
 پر تھے کہ توحید کا بلند ترین مقام
 آپ کو حاصل تھا اور آپ کی
 نظر خدا تعالیٰ سے سوا اور
 کسی کی طرف اٹکتی ہی نہیں
 تھی۔ پھر رب العرش الکریم کے
 ماتحت صفت رب العالمین کا
 مادہ بھی خدا تعالیٰ نے ہر انسان
 میں پیدا کیا اور اسے اتنا
 وسیع کیا کہ ہر مال اور ہر باب
 اپنے بچہ کی تربیت کر رہا ہے
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں تو یہ صفت اس درجہ تک

پائی جاتی تھی کہ دنیا کی کوئی چیز
 ایسی نہیں ہے کہ جو آپ کے احسان
 سے باہر رہ گئی ہو، یہ تھا ہر جہ
 کہ ربوبیت عالمین میں تمام مخلوق
 شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس
 میں شامل نہیں کیا۔ جو ان بھی اس
 میں شامل ہیں۔ مرد بھی اس
 میں شامل ہیں عورتیں بھی اس
 میں شامل ہیں۔ عورت بھی شامل
 ہیں، کافر بھی شامل ہیں۔ امیر
 بھی شامل ہیں اور غریب بھی
 شامل ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء
 اور ملائکہ بھی اس میں شامل ہیں
 اب جب ہم رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی زندگی پر غور کرتے
 ہیں تو یہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ
 صفت رب العالمین کے ایسے
 کامل مظہر تھے کہ دنیا کی کوئی مخلوق
 آپ کے احسان سے باہر نہیں
 تھی۔ مخلوق میں سے اہم ترین
 حیوان ہیں جن کے متعلق رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء
 امت کو کئی قسم کے احکام دئے
 ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ آزاد
 جانوروں کو باندھ کر مارتا نہ کہہ
 باندھ کر رکھتے ہو ان کے گھاتے
 پینے کا انتظام کرو۔ کسی جانور کو
 کسی دوسرے جانور کے سامنے
 ذبح نہ کرو۔ تاکہ اسے تکلیف
 نہ ہو۔ کسی جانور کو کندھری سے
 ذبح نہ کرو۔ کسی جانور کو باندھ
 کر نہ مارو۔ نہ بناؤ۔ کسی جانور پر
 اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ
 نہ لادو۔ کسی جانور کے منہ پر داغ
 نہ لگاؤ۔ نہ لگانا ہو تو پیٹھ پر
 لگاؤ۔ اسی طرح فرمایا کہ جو بالہ
 جانور ہیں ان کے داغے وغیرہ ڈال
 دینا بھی تو اس کا موجب ہے
 چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ایک
 شخص جو جانور کو مارے
 وغیرہ ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ سے
 کو اس کی پینگی ایسی پسند
 آئی کہ اس سے اس میں داخل
 ہونے کی توفیق عطا فرمادی۔
 حور توری کے حقوق کا آپ کو
 بے حد خیال تھا۔ ارشاد خدا
 ندی ہے۔ ولکن مثل
 لذلک علیہن بالحدود فسا کہ
 جس طرح عورتوں پر مردوں کے
 حقوق ہیں۔ اسی طرح عورتوں

کے ہیں بہت سے حقوق ہیں جو
 مردوں کو ادا کرنے چاہئیں۔ پھر
 ہر شعبہ زندگی میں عورت کی ترقی
 کے راستے آپ نے کھولے
 اسے جائیداد کا مالک قرار دیا۔
 اس لئے جذبات اور احساسات
 کا خیال رکھا۔ اس کی تعلیم کی
 نگہداشت کی۔ اس کی تربیت کا
 حکم دیا اور پھر فیضان فرمایا کہ جس
 طرح جنت میں مرد کے لئے
 ترقیات کے پتے ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے
 بھی ترقیات کے پتے ہیں۔
 دروازے کھلے ہیں۔
 پھر انہوں میں ترقی اور ترقیوں
 اور حکومتوں کے تفاوت کی
 وجہ سے اختلاف ہونا ہے اور
 اس اختلاف کے نتیجے میں کئی
 دفعہ لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ مگر
 جہاں گھسان کی لڑائی ہو رہی
 ہوتی ہے۔ جہاں کوئی انسان
 کسی کی پرواہ نہیں کرتا وہاں محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 فریضہ آواز بلند ہوتی ہے کہ دیکھا
 ان کفار ایسا سے کسی صورت کو نہ
 مارنا۔ کسی بچے کو نہ مارنا۔ کسی بیوی
 یا پادری یا راہب کو قتل نہ کرنا
 باغات نہ جسدانا مسجد نہ گرانہ
 چھل دار درخت نہ کاٹنا۔ چھوٹ
 اور فریب سے کام نہ لینا۔ کبھی
 ایسے شخص کو قتل نہ کرنا جیسے
 تمہارے سامنے آجیہا رذائل سے
 ہوں۔ نہ کسی کو نہ مارنا۔ کسی کو آگ
 سے نہ ڈالنا۔ نہ دینا۔ کفار کا مثلہ
 نہ کرنا۔ گویا شیلی زبان میں اگر ہم
 ان ہدایت کو بیان کریں تو اس
 کا نقشہ یوں کھینچا جاسکتا ہے کہ
 مسلمان ایک ایسے عرصہ تک
 گزارے کہ مظالم برداشت کرنے
 کے بعد جب ان لوگوں میں عورت
 سونٹ کر کفار پر حملہ کر رہے ہوتے
 تو وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صرف مسلمانوں کے لشکر
 ہونے کی بجائے نہیں گورہے تھے بلکہ
 آپ کا ہاتھ لگنے لگنے لگے لگے
 گورہے تھے اور نہیں لگے لگے مسلمانوں
 کے حملے سے بچا رہتے تھے۔ پس
 لڑائیوں میں بھی رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے صفت رب العالمین
 کا مظہر ہونے کا ثبوت نظر آتا
 ہے۔ (باقی صفحہ پر)

انسائٹ کے سچے خادم

پیشوا کے پیشوا بیان مذاہب

مسلم صوفیاء، شیعہ اور دانشوروں کی نظر میں

بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا یہ سچے کسیرے اور کھیپے

(موسم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت راولپنڈی)

قدیم تہذیبوں کا گہوارہ

پیشوا ایک وہ ہندو مذاہب عالم کا عظیم الشان گہوارہ ہے، جس میں قدیم تہذیبوں کا گہوارہ ہے جس میں دنیا کے وہ سچے ممالک کی طرح کئی مقدس اور بزرگ تہذیبوں نے جنم لیا اور اپنی تہذیبوں سے اس خطہ کو بقعہ نور بنا دیا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ رحمہ اللہ اور مولانا محمد سعید نے اپنی زندگی میں شائع ہونے والی اپنی آخری تالیف "پیشوا معرفت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ہم اس بات کا اعتراف کرنا اور اپنے اقرار کو تم کو دینا میں شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام احمد حضرت عینی علیہ السلام اور مولانا محمد سعید کے سب سے پہلے پاکستان اور بنگالہ اور ہندوستان کے بزرگوں کے ذہن سے پاک و پائیدار دینت میں نازل کیوں نہ ہو اور ان کے مقدس بزرگوں کے جیسے کہ

اسم نامہ نثرات اور آراء و افکار پر پورے دل سے توجہ دینی۔
۱۔ ام چندر جی مہاراج اور شری کرشن جی مہاراج علیہم السلام
۲۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دارالعلوم دیوبند (وفات ۱۳۹۱ھ) تحریر فرماتے ہیں۔
"رام چندر جی مہاراج نے اپنے (سنت دھرم و ہندو تہذیب) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی"
۳۔ حضرت سید غوث علی شاہ قلندر قادیانی بانی (۱۸۰۲ء - ۱۸۸۰ء) کی سوانح میں لکھا ہے کہ:-
"آخر شب میں یہ خواب دکھا کہ عین دریا میں گولہ کی ایک طرف قائم رسل ہادی سبیل جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات نضر خاندان آدم رحمت عالم باعظ ایجابارضی و سمنو برادرش کے ایضاً احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام اشرفین ناسے اور ایک مجلس آراستہ و ہر راستہ ہوئی۔ دوسری طرف مہاراج شری کرشن جی مع اپنے رفیقوں کے بھتیجے افزہ ہوئے۔ اور ایک سجھا جم گئی کرشن جی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ اللہ کو سجھا دینے کی کیا کرتے ہیں حضرت نے کہا کہ مہاراج تم ہی سجھاؤ۔ پھر مہاراج نے جھک کر گلابا اور کہا کہ سناؤ! برہنہ دار تمہارے ہاں کیا کچھ نہیں جو دوسری طرف ڈھونڈتے ہو۔ کیا تم نے دوش سجھی ہے۔ یہاں اور وہاں سبب ایک یا تہ ہے۔
البتہ پتہ چلنا ہے۔"
(تذکرہ غوثیہ ص ۵۳ مولانا شاہ گل تن)

دارالاشاعت (اردو بازار کراچی) ۱۸۷۷ء - ۱۹۳۸ء کا خراج عقیدت: سب سے پہلے شریاب حقیقت سے لے کر سب فلسفی ہیں غلط مغرب کے رام ہند اس کے لیے ہیں ہونے ہیں ہزاروں گنہگار مشہور جن کے دم سے ہندو دنیا میں نام ہند سے رام کے وجود پر ہندوستان کو ناز اہل نظر سمجھتے ہیں اس کو امام ہند اعجاز ان کے بارے میں ہدایت کا ہے یہی روشن آراؤں کے زمانے میں شام ہند سوار کا وہی تھا اشاعت میں فروغ پانچوگی میں جو شجاعت میں فروغ تھا (راگ در ۱۹۵۰ء طبع سید محمد امجد علیہ السلام) ۴۔ حضرت خواجہ غلام فرید سجادہ نشین چاچڑاں شریف (۱۸۲۱ء - ۱۹۰۱ء) کے مطبوعہ ملفوظات میں یہ ذکر ملتا ہے کہ:-
"تمام اوتار اور رشی لوگ۔ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے پاس کتب سچے چنانچہ چار وید زبان سنسکرت یہ اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے ہر نبی لوگوں کی رسالت بد توڑنے کے لیے بعورت ہوا۔ لیکن جب ہندو لوگوں میں برہمنوں کی قدر و منزلت حد سے زیادہ ہو گئی برہمنوں نے یہ مشہور کر دیا کہ خلق کی حق رسائی ان کی وساطت کے بغیر ناممکن ہے۔ ان فاسد عقائد کو مٹانے کے لئے سہا تابدھ بعورت ہوئے..... ان لوگوں میں اگرچہ عادات اور عبادات کے فروغ میں اہمیت لاف ہے لیکن اہل سبب ایک ہے یعنی رحمت الہی انہی تعالیٰ اور رحمت۔
اس کے بعد فرمایا کہ زلفیت صاحب کی نبوت ہی ایک طرح

سے حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقتہ یعنی میری امت تہتر فرقتوں میں بٹ جائے گی۔ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق موسیٰ ذر زشی آتش پرست کے ستر فرقتوں کے ہندو کے اکہتر، نصاریٰ کے بہتر اور مسلمانوں کے تہتر فرقتوں ہوں گے۔ چونکہ موسیٰ جو زرتشت کی امت ہیں کا ذکر اہل کتب کے مقابلے میں آیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زرتشت صاحب بھی اپنے وقت کے نبی و پیغمبر تھے۔
۱۔ مولانا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ رحمہ اللہ اور مولانا محمد سعید نے اپنی آخری تالیف "پیشوا معرفت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-
"ہم اس بات کا اعتراف کرنا اور اپنے اقرار کو تم کو دینا میں شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام احمد حضرت عینی علیہ السلام اور مولانا محمد سعید کے سب سے پہلے پاکستان اور بنگالہ اور ہندوستان کے بزرگوں کے ذہن سے پاک و پائیدار دینت میں نازل کیوں نہ ہو اور ان کے مقدس بزرگوں کے جیسے کہ

مسلمان تھے۔ فقیر کہتا ہے کہ بعض اور حضرات نقشبندیہ سے بھی ایسا کچھ کہا ہے۔ چنانچہ قدیم دوران حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ (۱۶۹۸-۱۷۸۱ء) اس شخص کے خواب کی تعبیر میں فرماتے ہیں جس نے دیکھا تھا کہ ایک جنگل آگ سے بھرا ہوا اور کنبھیا اسی کے بیچ میں ہے اور رام چندر اس کے کنارے پر ایک شخص نے اس کی تعبیر میں بیان کیا کہ یہ لوگ کافروں کے سردار ہیں اس لئے جہنم کی آگ میں جلتے ہیں مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس کی تعبیر دوسری ہے جتنے لوگ گذر گئے ہیں ان میں سے کسی خاص شخص پر کفر کا حکم کرنا بغیر شہادت شرعی جائز نہیں ہے اور ان دونوں کا حال نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث میں اور قرآن مجید میں آچکا ہے کہ بہ قریب میں ہر ایت کرتے والا گزرا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہرگز میں ہی گونی ہادی گذرا ہوگا اس تقدیر پر ہر گز ہر گز کہ یہ لوگ اپنے عہد میں ولیوں یا نبی اور رام چندر نسبت سلوکی تعظیم کرتا ہو اور کشت نسبت جنی کی جو کہ کنبھیا میں ذوق و شوق کا غلبہ تھا اس لئے وہ شوق و محبت کی آگ میں جلتا ہوا نظر آیا اور رام چندر پر سلوک غالب تھا جذبہ کے طے کر چکا تھا اس وجہ سے وہ آگ کے کنارے نظر آیا۔

مقامات انگریزی میں حضرت محمد افضل علیہ الرحمہ سے استفادہ کے ذکر میں یہ مضمون ہے جس کا ترجمہ بیان کیا گیا اور حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمہ سے اپنے ایک مکتوب میں اس کی زیادہ شرح کی ہے اور دید کو کتاب آسمانی لکھا ہے۔

(ارشاد روحانی و فیض یزدانی ص ۲۵۰-۲۴۴) مع حاشیہ مولفہ مولانا محمد علی موٹھی علی قری پر لیس لکھنؤ۔ تالیف ۱۳۰۶ ہجری بمطابق ۱۸۸۹ء)

۶۔ علامہ تواب و حیدر انال صاحب (۱۸۵۰-۱۹۲۰ء) ترجمہ قرآن و صحیح حدیث اپنی مشہور تفسیر و حیدر علی میں رقم لکھا ہے کہ یہ ہم یاد ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام

خدا کے ایک برگزیدہ اور راستہ باز انسان تھے اور وہ اپنے زمانہ میں اپنی قوم کے لئے خدا کی طرف سے نذیر ہو کر آئے تھے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے وان من اعقاب الا حنلا فیہا تہذیبہ اس آیت سے یہ صاف ثابت ہے کہ ہر ملک اور قوم میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہونے والے ہیں۔

(تفسیر وحیدی زیر آیت وان من اعقاب الا حنلا فیہا تہذیبہ) شمس العلماء مولانا حسن نظامی (۱۸۳۲-۱۹۰۵ء) جانشین درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء مدیر مینا دی نے حضرت شری کرشن کے بارہ میں ایک کتاب کرشن یعنی "تصنیف کی جس میں لکھا ہے۔

"سلا تھجہ براسے غریب گوان کی گود ٹھنڈی کر سنے داسے سلا تھجہ پر لے گنما مول کے نام کو چار چاند لگانے والے ہے۔ لے، وہ جو ایک نفس دودھ والی کی آغوش میں امیروں کی پھولوں کی سیج سے زیادہ آرام میں پاؤں پھیلائے سوتا ہے، تھجہ ہزاروں سلام ہندوستان میں اس قدر اوتار اور راہنما گذرے ہیں ان میں میں شری کرشن باعتبار صفات گونا گوں ممتاز تھے۔"

(گورکھ ناتھ ص ۲۲-۲۹۔ ہانی پریس دہلی ۱۹۱۶ء)

۸۔ مولانا سید اختر موہان ایڈیٹر "جاں جہاں نا" لکھنؤ لکھتے ہیں۔

"میرے خیال میں وہ (کرشن) برگزیدہ اوتار تھے اور دنیا کی ہدایت کے لئے مومن اللہ ہو کر ظاہر ہوئے تھے۔ ان کا تقدس اور اعتراف دنیا کے ہر نفس پر یکساں واجب ہے۔"

(اخبار سچ کرشن نمبر ۱۸ اگست ۱۹۳۴ء) نوالہ ریویو آف ریلیجیون اردو فروری ۱۹۴۰ء ص ۱۲-۱۱)

۹۔ مولانا محمد اجمل خاں صاحب دہلی ایم لے ایڈیٹر ڈان (الہ آباد) د پرائیویٹ پبلشرز مولانا ابوالکلام آزاد تحریر و نرنا تھے ہیں۔

"مسلمانوں کا دلزل عمل اور خصوصیت

سے بعض صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کا مسلک ظاہر اور واضح ہے کہ وہ شری کرشن جی کو ایک بزرگ اور مصنف مانتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ نے اپنے ملفوظات میں نہایت احترام سے شری کرشن جی کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ فرمایا ہے اسی طرح حضرت مولانا عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اکثر فرمایا ہے کہ شری کرشن جی کے جو حالات ہیں ان کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ ہندوستان کے نبی ہوں، اس لئے کہ نص صریح رسولی تو صوم ہوا۔ آیت قرآن کریم کا نظریہ بتاتا ہے کہ ہر ملک و قوم میں ایک نبی ضرور بھیجا گیا ہے اور ہندوستان کا اس نظریہ سے مستثنی ہونا بعید از قیاس ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اکثر بزرگان دین نے ایسے مقامات پر خصوصیت سے عبادت اور چلہ کشی کی ہے جہاں ہندوؤں کے مقدس مقامات ہیں۔"

(نغمہ خداوندی ص ۲)

شری کرشن جی کی گیتا

- ۱۔ خواجہ دل محمد صاحب (۱۸۸۴ء-۱۹۶۱ء) پیکر ریاضی اسلامیہ کالج لاہور لکھتے ہیں۔
- "شری کرشن جی کی گیتا کی قدیم روہانی گیتا میں بے نظیر اہمیت رکھتی ہے اس کا مضمون شری کرشن جی ہمارا جگد گادہ ایڈیشن ہے جو انہوں نے ارجن کو کوکیشیتر کے میدان میں مہا بھارت کی جنگ کے وقت دیا۔ جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ انسان کیا ہے، روح کیا ہے، خدا کیا ہے، جگتی اور روحانی کیونکر حاصل ہو سکتے ہیں؟ انسان کی فطرت کیا ہے؟ شکام کو مہینے لوت عمل کا کیا درجہ ہے؟ یہ عرفانی مضمون سن کر رت کے سات سوشو کوں میں بیان کیا گیا ہے ہر ملک کی معرفت کا گہن پھول ہے۔ انہی سائنس، سوشیالوجی کی

مالا کا نام گیتا ہے۔ یہ مالا کروڑوں ہندوؤں کے ہاتھوں میں پڑھی چکی ہے۔ لیکن تاحال اس کی تازگی اس کی نفاست اس کی خوشبو کوئی فرق نہیں آیا۔ یہ پھول اس بارخ سے چنے گئے ہیں جس کا نام گلشن بقا ہے۔ جسے آج حیات نے سنبھالا ہے حسن کی اس ملک کارا ہے جس کا نام حقیقت ہے اس پھول مالا میں عجیب خوشبو ہے اور اس خوشبو میں عجیب تاثیر، اس مالا کو پہنوتو دل دماغ پر لاپوتی تاثرات چھا جاتے ہیں اور کائنات کے ذرہ ذرہ میں آفتاب جھلکنے لگ جاتے ہیں۔ ہر خار پھول بن جاتا ہے اور ہر پھول فردوس نگاہ عالم تمام تجنی گاہ ربانی نظر آنے لگتا ہے جسم کا تر وہ خاک کی نور کی سورت بن جاتا ہے دل پر ایک روحانی سکون چھا جاتا ہے اور اس پھول مالا کی ہر تہی کتاب عرفان کا درق بن جاتی ہے۔"

(گیتا ص ۱-۹) ترجمہ اردو نظم میں خواجہ دل محمد صاحب ایم لے ناشر آزاد ملک ڈیوبال بازار امرتسر

۱۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ایم لے ای این بی پی ایچ ڈی (۱۸۹۵-۱۹۵۹ء) سابق ڈائریکٹر تعلیمات جموں کشمیر بانی ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان کا ترجمہ ہے۔

"یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے لیکن اس کے اندر عرفان کا ایک دریا کوڑے میں بند ہے۔ توجید کا بلند ترین تصور، روح انسانی کا درجہ کلی سے واسطہ زندگی اور موت، کارا، جسم اور روح کا تعلق، علم اور عمل کی باہمی نسبت، جذبات اور عقل کی رشتہ، روح اور جنگ کا فلسفہ عرفیہ کیات و ماورائے حیات کا شاید ہم کوئی ایسی مسئلہ ایسا ہو جو اس کے اندر موجود نہیں۔ گیتا کا بنیادی نظریہ قرآن کریم اور تصوف اسلامی کے نظریہ سے بہت قریب ہے ہندوؤں کے شاستروں میں بھی ایک کتاب ہے جو

کی مخمانہ توجہ کے مستانے نامی آستانہ معرفت پر دوڑے۔ ساتی حقیقت آشنا کے بیخانہ سے ایک بھی خالی نہ لٹا۔ اس کے مستانوں میں ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ جنکی دوستی اور عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ہندو ان کو ہندو سمجھتے تھے اور مسلمان ان کو مسلمان سمجھتے تھے۔ لیکن وہ کیا تھے اس کو دیکھنے کے لئے حقیقت آشنا نگلیں، معرفت آگاہ بھر کی ضرورت تھی اور وہ دل فقراے اسلام حضرت بابا فرید، حضرت میا میر وغیرہ کا تھا۔ انہوں نے گورو صاحب کو دیکھا بھی اور سمجھا بھی...

حضرت بابا صاحب کا یہ پیغام اسلام سے جتنا قریب ہے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔ توحید اور خالص توحید کا جو معیار حضرت بابا صاحب نے پیش کیا ہے اس کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو آج سکھوں اور مسلمانوں میں کوئی تفریق نہ ہونی چاہیے۔

(شیر پنجاب لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۴۳ء ص ۲۷) بیتیم - ملا واحدی دہلوی (۱۸۸۸ء-۱۹۷۶ء) مولف "حیات سرور کائنات" میونسپل کمشنر دہلی کے ۵۰ سال قبل کے ایک حقیقت افروز مضمون اقتباس:-

"جہاں حالت اصلاح طلب ہو کر تی ہے وہیں خدا مصلح پیدا کرتا ہے اور وہ مصلح نمود ہوتے ہیں عالم انسانیت کے اس دور کا جب تمام انسان برباد ہو جائیں گے۔ بابا گرو نانک صاحب ویسے ہی انسان تھے۔ جیسے شاید ہزار دو ہزار برس بعد سکھ انسان ہوں یا شاید بھی نہ ہوں... ہندوستان میں بہت سے بزرگ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے ہندو مسلمانوں کو ماننے کی کوشش کی لیکن اس مشن میں بابا گرو نانک کی کوشش کم از کم اس حد تک سب سے زیادہ کامیاب رہی کہ آج تک ان کے پیروں کی ایک بڑی جماعت باقی ہے۔"

... بابا گورو نانک صاحب حقیقت کیا تھے۔ وہ تو اس واقعے سے سمجھا جاسکتا ہے کہ جب آپ کا انتقال ہوا تو ہندو انہیں جلتا چاہتے تھے اور مسلمان دفن کرنے کے خواہاں تھے

بابا نانک صاحب نے انتقال سے پہلے وصیت کر دی تھی کہ میری لاش کے ایک طرف مسلمان پھول رکھ دیں اور دوسری طرف ہندو اور جس کے پھول صبح تک تر و تازہ رہیں وہ اپنے طریقہ پر میری کریا کرے یا تجہیز و تکفین کر دیں۔ لیکن دوسرے دن صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ پھول کسی کے نہیں مر چھائے اور لاش غائب ہے آخر ہندووں نے دریا نے راوی کے کنارے ان کی یادگار میں ایک سماجی بنادی اور مسلمانوں نے گند تعمیر کر دیا۔ بابا گورو نانک صاحب کی تعلیمات اسلام کے بہت قریب ہیں۔

(شیر پنجاب لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۴۳ء ص ۲۷) ششم:- جناب عبدالملک صاحب عاصی نظامی دہلوی ناظم اعلیٰ اردو مغل صدر مجلس ادب دہلی کا نذرانہ عقیدت ۱۔

آپ کے فیض سے بدنی ہے ہوائے عالم تلمش دہرنا رشک گلستان ارم تحت اخلاص و وفا کس کو ہوا یہ حاصل کس کو اللہ نے بخشا یہ مقام اعظم عدل و انصاف میں کیتا تھے جناب بابا کب گوارا کی مغلوب یہ غالب کاستم خرمین رشک و کدورت کیلئے برق غضب کشت اخلاص و محبت کیلئے "برکرم" آپ کے خلق کی تعریف جہاں ہوتی ہے نظر آتی ہے وہاں گردن خراب بھی تم آپ کی مدح سرائی سے زبان ہے قاصر

آپ کے وصف کی تحریر سے عاجز ناظم (شیر پنجاب لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۴۳ء ص ۲۷) سہتم:- مولانا سید ابوالحسن ندوی (ولادت ۱۹۱۳ء) ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کے بانی

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بانی رکن اور شاہ فیصل ایوارڈ کے انعام یافتہ ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:- "گرو نانک پندرہویں صدی عیسوی کے ایک مغلوب الحال بزرگ تھے"

(سیرت حضرت سید احمد صاحب ص ۱۱۲-۱۱۳) طبع دوم ۱۹۴۱ء) امن عالم کیلئے رہنما اصول بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم مبارک سے امن عالم کا ایک رہنما اور سنہری اصول سپرد قرطاس کیا جاتا ہے حضور

ارشاد فرماتے ہیں: "یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور مصلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام بلیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدانے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان

کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور سی صدیوں تک وہ مذہب جدا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا... کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔" (تحفہ قصریہ صفحہ ۷ مطبوعہ قادیان مطبع ضیاء الاسلام ۲۵ مئی ۱۸۹۷ء)

انسانیت کی کشتی ہے گرداب میں کھنسی

نقش دوئی کو دل سے مٹانا پڑے ہیں رو رو کے اپنا یار مٹانا پڑے ہمیں انسانیت کی کشتی ہے گرداب میں کھنسی خود ڈوب کر بھی اس کو پانا پڑے ہمیں "غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں"

انساں ہزار عیند میں سویا بڑا ہے آج اس کو ہزار بار جگانا پڑے ہمیں بڑھ بڑھ کے دار کرتے ہیں دشمن ہیں پیارا ہر وار بڑھ کے سینہ پہ کھانا پڑے ہمیں "پھیلائے صداقت اسلام کچھ بھی ہو جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں ہر آدمی کے دل میں بسا ہے وہ خود برد دل چیر کے بھی کو دکھانا پڑے ہمیں اُس کا ہی نام لیں گے خدا اپنے جسم درون دار در سن ہو جیل میں جانا پڑے ہمیں "اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے لے خدا جس میں کہ تیرا نام پھینا پڑے ہمیں نور خدا ہے نور محمد میں موجزن مژدہ یہ سب جہاں کو مٹانا پڑے ہمیں مرزا غلام احمد مہدی پاک ہیں یہ گیت سب جہاں میں گانا پڑے ہمیں "خجود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں"

طالب دعاء، چوہدری عنایت اللہ احمدی حال لندن سابق مبلغ مشرقی افریقہ

قطععات

دیتا ہے اک یار مراد میں پھلے پہر کی شب میں سنتا ہے وہ سب فریادیں پھلے پہر کی شب میں کرتا ہے اعلان کہ آڈ جھوٹے مانگو مجھ سے پاؤ دیتا ہے وہ روز نیازیں پھلے پہر کی شب میں

(۲) دانے دانے پہ مہر لگی ہے اس کو کون مٹائے جس دانے کو مٹی چاہے اس کو ہی بندہ کھائے موتی کی قدرت کے آگے کوئی مشکل کام نہیں کم کرے جس مٹی پر بھی وہ سونا بن جائے ظلمت کو ہر دم کرے جو پسند در پید دل کو بھی رکھے جو بند نکالے نہ کینہ جو دل سے کبھی نہیں اثر کرتی اسے کوئی پسند (خواجہ عبدالعزیز مومن اولو . ناروے)

وید اور قرآن ایک اور کی کرئیں

مکرم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب پورٹ لینڈ امریکہ

ذاتی طور پر گریجویٹ سائنس میں اور نہ کوئی خاص اہلیت ف۔ لیکن اس کے مطالعہ سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ مذاہب ایک ارتقائی مرحلہ ہیں۔ EVOLUTIONARY (PRO-CESS) ہیں جو انسانی دماغ اور اس کے گرد و نواح ترقی پاتے گئے۔ تو ان اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے تعلیم کے طریقے بدلتا گیا۔ ہاں تعلیم کا مقصد عشق باری تعالیٰ ہی رہا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے **إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ لَأَنْزِلَ عَلَيْنَا مَدِينًا** اور ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی درج ہے کہ علاوہ نذر درازی جائے تو اس زمانے میں دوکتا ہی نظر آتی ہیں کہ جن کے متعلق ہم سوچ سکتے ہیں کہ شاید کتا میں کسی زمانہ میں روحانی کتا میں تھیں۔ اور پھر زمانے کے زبردستوں نے ان میں ردوبدل کر دیا ہے اور اب موجودہ شکل صورت پرانی تعلیم سے بالکل مختلف ہے۔ یہ دوکتا میں وید اور ZANDA VESTA پارسیوں کی کتاب جو حضرت زرتشت پر انارکائی تھی۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ مکندر اعظم نے جب ۳۷۰ قبل مسیح ایران پر حملہ کیا تو اسے یہ کتاب جلا دی اور اس کے سارے نسخے تباہ کر دیئے اور جو کچھ بھی اب موجود ہے وہ صرف یادداشت سے جمع کیا گیا ہے۔

آریہ نسل کے لوگ، نڈل ایسٹ کے ایک علاقہ میں جیسے ایشیا کوچک ایشیا، CENTRAL ASIA، آج کل ترک کی علاقہ ہے میں رہا کرتے تھے۔ جب ان لوگوں کی آبادی بڑھ گئی۔ یا نکار گاہیں اور پراگا ہیں کم ہو گئیں اور زبان میں جھگڑے شروع ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو تین گروہوں میں تقسیم کر لیا۔ ایک گروہ مشرق وسطیٰ میں ہی بس گیا۔ دوسرا گروہ یورپ کی طرف بڑھا اور تیسرا گروہ درہ خیبر کے راستے ہندوستان میں داخل ہوا۔ یہ پورا واقعہ تاریخ میں (THE GREAT MIGRATION OF CAUCASIAN RACE) بھی کہلاتی ہے۔ جن دنوں آریہ لوگ ہندوستان میں داخل ہو رہے تھے ان دنوں ہڑپہ اور مہنڈھارو جو کہ کراچھی سے تھوڑے فاصلہ پر ایک بڑا شہر تھا ایک نہایت ترقی یافتہ قوم آباد تھی۔ تقریباً ۱۹۱۶ء میں اس کی کھدائی ہوئی اور یہ شہر اور اس کی تاریخ دریافت ہوئی۔ آریوں کا ہندوستان میں داخلہ ۲۵۰۰ سال قبل مسیح ہوا۔ کتبوں اور قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان آریوں نے اس قوم پر حملہ کیا ہوا اور وہی ان کی تباہی کا باعث بنے ہوں لیکن یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکتی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید ویدوں کی ابتدا بھی اسی علاقہ میں ہوئی ہو۔ لیکن اس بات کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے۔ آریہ قوم کے کچھ قبیلے مشرقی پنجاب، سندھ اور دریائے جمنہ کے درمیانی علاقہ میں بس گئے۔ ان قبیلوں کا نام آہستہ آہستہ BHARATAS بھارت بن گیا اور اس علاقہ کا نام برہما ورتا۔ BRAHMA VARTA رکھا گیا۔ معلوم دیتا ہے کہ اس قوم میں ویدوں کی

ابتدا ہوئی۔ شاید اللہ تعالیٰ نے اس قوم میں وقتاً فوقتاً اپنے انبیاء مبعوث فرمائے جن کو مختلف کتابیں دی گئیں۔ پھر ایک وقت آیا کہ ان سب کو جمع کر دیا گیا۔ یہ مجموعہ رگ وید کہلایا۔ رگ وید تقریباً ۱۰۰۰-۱۵۰۰ سال قبل مسیح جمع کیا گیا۔ اس میں ۱۰۲۸ منتر ہیں۔ ان مقدس آیات یا منتروں کو بھاری پنڈت زبانی یاد کرتے تھے۔ یہ کام صرف پنڈت یعنی برہمن ذات کے ذمے رہا۔ اس طرح یہ مقدس کتاب باؤشنت پر قائم رہی۔ آہستہ آہستہ زبان بھی بدلتی گئی۔ معانی بھی بدلتے گئے۔ ہاں نظروں میں بھی تیزی اور کمی آتی رہی۔ پھر جنگوں، ریاضیوں، یا بھی نفاق ذاتی تقاضوں اور فائدہ سے۔ سب نے مکر کتابوں کو اصل حالت سے بالکل مختلف کر دیا۔ پھر انسانی دماغی اور ماحول کا ارتقاء آگے بڑھ گیا اور یہ کتا میں پیچھے رہ گئیں رگ وید سے تقریباً پانچ صد سال بعد بقیہ وید وجود میں آئے۔ سام وید کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ رگ وید سے ہی اخذ کیا گیا ہے اور اس میں کوئی خاص بات

نہیں ہے۔ بجز وید اور اتھرو وید میں قرآنیات۔ عبادات۔ ریاقتیں۔ ٹوٹے ٹوٹے۔ جادو و فیروہ درج ہیں۔

اگرچہ وید وقت کے ہاتھوں بدلتے گئے لیکن اس کے باوجود اس میں کچھ اصل پرانی باتیں باقی رہ گئیں۔ رگ وید میں حمد و ثنا کی ۱۰۷ نظمیں یا مناجاتیں ہیں۔ ان میں ان نظموں کا بعد میں اضافہ کیا گیا جنہیں وال کھیلہ کہتے ہیں۔ انہیں دوسرے مندلوں یا کتاوں میں باقاعدہ ترتیب دیا گیا ہے۔

سرتوں دور میں ویدوں پر سب سے پہلے تحقیق کرنے والے Max Muller تھے۔ جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے دفاتر قائم کئے اور ہندوستانی مذاہب اور کچھ کو سیکھنا شروع کیا۔ تو دنیا کے بہت بڑے عالم لوگ جو زبانوں کے ماہر تھے بھی ہندوستانی آنا شروع ہوئے۔ ان لوگوں نے سنسکرت زبان میں مہارت حاصل کی اور پھر وید جو اب تک صرف پنڈتوں کے دماغوں میں محفوظ تھے کو انگریزی زبان میں سنسکرت میں کاغذ پر لکھنا شروع کیا۔ اس طرح کچھ اس قسم کی کتا میں ظہور میں آنا شروع ہوئیں۔

HYMNS OF RIG VEDA
مسنفہ Mrs Max Muller
SAERED BOOKS OF EAST
Hindu Mythology by Mr W. J. Millers
DER RIG VEDA Cambridge Mass 1951 by
F. GELDERER
W.D. Whitney - The Atharva Veda Cambridge
Mass 1905

یہ ایک حقیقت ہے کہ پچھلے عہدوں کو مقدس کتابوں کا درجہ دینے میں بہت سارے شکوک حائل رہے ہیں۔ ان کتابوں میں بہت ساری وضع قطع کی گئی ہے اور بہت ساری تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں۔ ان کا وقت کے ہاتھوں تبدیل ہو جانا ایک قدرتی امر تھا۔

کلام الہی خود اللہ کا کلام ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کے مضامین خود قرآن کی حقیقت کی سب سے بڑی دلیل ہیں۔ ویدوں کے کچھ منتروں پر قرآن حکیم کی روشنی میں نظر ڈالیں۔ یہ ترجمے مشرقی لنگا پرشاد ادا دھیانے کی کتاب مصابیح الاسلام سے لئے گئے ہیں۔ بحوالہ "اگر اب بھی نہ جاگے تو مصنفہ نفس نوید والیس عبداللہ طارقی (رڈشن پبلشنگ ہاؤس رامپور انڈیا)۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد آپ کیا رائے قائم کریں گے۔ یہ یونین قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ لیکن اتنا کہہ دینے پر جسور ہوں کہ صحف اولیٰ کے مختلف اس بات کے امکانات موجود ہیں کہ قرآن مجید نے جو بات بتائی اس کے نشانات ان کتابوں میں موجود ہیں۔ اور یہ بات قرآن مجید کے سچا اور حتمی کلام ہونے کی دلیل ہے۔ اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے جو دوسرے مذاہب کو تسلیم کرتا ہے۔

کے بنیادی مباحث کے بنیادی
جو اس کتا کو اکیلا ہی کھاتا ہے وہ گناہ
کھاتا ہے۔
(رگ وید ۱۰-۱۱۷-۶)
لَنْ تَسْأَلُوا السَّائِرِينَ فِي تَذٰقِهَا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ
تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے ہر جب
تک ان چیزوں کو (خدا کی راہ میں) خرچ
ذکر جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔
(آل عمران: ۹۲)

स इव मौजा यो गृहवे
दृष्टान्यत्र कामाय चरते कृशाप
अरममै मर्यात यत्र हता
उत्ताप रोष कृपास्य स्वखायम्
جو غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد کے
لئے خیرات کرتا ہے وہی سخی ہے اس
کا جھلا ہوتا ہے۔ اس کے دشمن بھی اس
کے دوست بن جاتے ہیں۔
(رگ وید ۱۰-۱۱۷-۲)

الَّذِينَ يُذَفِّقُونَ فِي السَّمَوَاتِ
الْقُرْآنَ وَالْكَظْمَانَ الْعَبِيْطَ
الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهْمَا
يُحِبُّكَ الْمُحْسِنِيْنَ
یہ وہ لوگ ہیں جو آسمانوں اور تنگ دونوں
میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرتے
ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ
احسان کرنے والا کو دوست رکھتا ہے۔
(آل عمران: ۱۳۲)

فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْكَلْبَةَ
وَأَلَّا يَدْعُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ
شَوْبًا لِّأَنْفُسِهِمْ ه
سو وہ شخص جو عیتم کو دیکھے دیتا
ہے اور محتاجوں کے لئے کھانا دینے
کی ترغیب نہیں دیتا۔ سوا ایسے نمازیوں
کے لئے بڑی خرابی ہے۔
(الماعون: ۲-۳)

य आद्याय चकमानाय विली
अन्वानत्मन् रफितायीपज्जमुषे।
स्थिर मनः कृणुते सेवते
पुरोतोयित स माउतारं न
विदते
ہو ترس کے قابل عیتم رونی کے طالب
کو روٹی ہوتے ہوئے بھی مدد نہیں
دیتا اور سخت دل کر کے خود کھاتا
رہتا ہے اس کو مصیبت آنے پر
کوئی راحت نصیب نہیں ہوتی۔
(رگ وید: ۱۱-۱۱۰-۲)

ऋतस्य स्या नमसा
विवासात
ان کو چاہئے کہ سچائی کے راستے پر عاجزی
سے چلے۔ (رگ وید: ۱۰-۳۱-۲)

ان اللہ لا یحب من
کان مغللاً فحوساً
قطعا اللذالیسوں کو دوست نہیں رکھتا
جو تکبر اور بڑائی کرنے والے ہیں
(النساء: ۳۶)

यो विश्वाभि वि यश्याति
शुवना संय यश्याति
وہ ایسے رسانی دنیا کو اچھی طرح جانتا ہے
(رگ وید: ۱۰-۱۸۶-۲)

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ه
اور اللہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ
ہے اسے جانتا ہے اور اللہ سب
چیزوں کو جانتا ہے۔
(الحجرات: ۱۶)

व यस्य धार प्राथिवी अनुव्ययो
व सिधत्तौ रजसो अन्वय-
नमः।
नोत स्ववृ षिटं मदे अन्वय
पुद्यत एको अन्वय
चकषे विश्वमानुषक
نہ زمین اور آسمان اس خدا کے محیط ہونے
کی حکویا سکتے ہیں۔ نہ آسمان کے
کہتے ہیں۔ نہ آسمان سے برسنے والا
میچھ۔ سوائے اس خدا کے کوئی
اور دوسرا اس خلقت پر قدرت نہیں
رکھ سکتا۔
(رگ وید: ۱۰-۵۲-۱۳)

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ
إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ
أَعْلَمُ بِمَا فِي الصُّلُوبِ
ہیں ان کا احاطہ نہیں کر سکتے سوا اس
کے کہ جتنا وہ خود چاہے۔ اس کی
کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی
ہے۔
(البقرہ: ۲۵۵)
..... وَيَسْئَلُ الْكَافِرِينَ
اور وہی مینہ برساتا ہے۔
(لقمن: ۳۴)

परितोषति चरति
यस्य वृक्ष चिति, यो निना-
य चरति या प्रतुडम।
दौ, क्षी नषय यन मत्र ये
रजातद वेद वरुणस्तृतीयः।
جو کھڑا ہوتا ہے جتنا ہے جو ہوگا دینا ہے جو
چھتا پھرتا ہے۔ جو دوسرے کو تکلیف دیتا ہے
جو دو آدمی خفیہ بات کہتے ہیں تیسرا ایسٹور
ان سب کو جانتا ہے
(اتھرو وید: ۳-۱۶-۲)

يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ
وَيَعْلَمُ مَا تُكْسِبُونَ ه
وہ تمہارے پورے شہدہ احوال کو بھی
اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا
ہے اور تم پر کچھ بھی عمل کرتے ہیں
کو جانتا ہے۔ (انعام: ۳)
..... وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ه
اور جہاں بھی تم ہو وہ تمہارے ساتھ
ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اسے
اللہ دیکھ رہا ہے (الحجید: ۴)

विदवस्य मिषतो वशी
وہ سب جانداروں پر غالب ہے۔
(رگ وید: ۱۰-۱۹-۲)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ
وہ اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔
(الانعام: ۱۰)

वेद नावः सप्तद्विधः
وہ سمندر کی کشتیوں کو جانتا ہے۔
(رگ وید: ۱۰-۲۵-۷)

الْمَرْسَاتِ الْفَلَكِ تَجْرِي
فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ
کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کے
خصل سے کشتی سمندر میں چلتی ہے
(لقمن: ۳۱)

सर्वतद् राजा करुणो विच-
रते यदन्तरा रोदसी यत्
परस्तात
جو زمین اور آسمان میں یا اس کے اوپر ہے
اسے ایسٹور دیکھتا ہے۔
(اتھرو وید: ۲-۱۶-۵)

... يَتْلَمُ مَا أَلْبَسَ فِي الْأَرْضِ
وَمَا يَخْدُجُ مِنْهَا وَمَا يُنْزِلُ
مِنْ السَّمَاءِ وَمَا يَعْمُرُ فِيهَا
وہ اسے بھی جانتا ہے جو چیز زمین
کے اندر داخل ہوتی ہے اور جو اس
میں سے نکلتی ہے اور جو آسمان
سے اترتی ہے اور جو اس میں واپس
چڑھتی ہے۔
(الحجید: ۱۷)

अहोरात्राणि विदवद
विदवस्य मिषतो वशी
کل جانداروں کے اوپر قدرت رکھنے
والے خدا نے دن اور رات کا سلسلہ
قائم کیا۔
(رگ وید: ۱۰-۱۹-۲)

الْمَرْسَاتِ الْفَلَكِ تَجْرِي
فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ
کیا تم نہیں دیکھتے اللہ کی قدرت کو دن
میں داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند
کو مسخر کر رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ
میعاد تک چلتا رہے گا اور اللہ
تمہارے سب اعمال کی پوری خبر
لکھتا ہے
(لقمن: ۲۹)

वेद वातस्य वानिसुरो
ऋतस्य वृहतः। वेदा
ये अद्ययासते
وہ اوپر چلی ہوئی خوش گوار ہوا کے راستوں
کو جانتا ہے اور ان سب چیزوں کو جانتا ہے
(رگ وید: ۱۰-۲۵-۹)

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْهِ رَحْمَةً
اور وہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے
خوشخبری کے طور پر ہواؤں کو بھیج
دیتا ہے۔
(الفرقان: ۴۸)

अहो रात्राणि विदवद:
دن اور رات بنا۔
(رگ وید: ۱۰-۱۹-۲)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
خِلْفَةً
اور وہ ہے جس نے رات اور دن کو
ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا
بنایا۔
(الفرقان: ۶۲)

यदद् दाशये त्वमग्ने
भद्रं करिष्यासि तवेत
तत् सदयमादिशुः
ہے پر ایسٹور آپ نیک ادنی کو اچھا پھیل
دیتے ہیں یہ آپ کا حقیقی فائدہ (رگ وید: ۱۰-۱۰-۱)

نِعْمَةٌ مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ تَجْرِي
فِي السَّمَاءِ
یہ ہمارے پاس سے ایک نعمت ہے
کہ جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی
صلہ دیا کرتے ہیں۔ (القم: ۳۵)

وَيَخْلُقُ السَّمْنَ وَالْقَمَرَ حُمُبانًا... اور اس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے (الانعام: ۹۶)

सूर्याचंद्र मसौ थाता
यथा पूर्वमकल्पयत्
خالق نے سورج اور چاند کو مثل سابق مخلوقوں کے رجا (رگ وید: ۱۰-۱۹۰-۳)

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى... ہر اہمیت اگر ہی سے میسر ہو چکی ہے تو جو کوئی طاقت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھا لیا۔ (البقرہ: ۲۵۶)

خدا نے حق و باطل کی کیفیت کو سمجھ کر حق کو باطل سے جدا کر دیا اور حکم دیا کہ تم لوگو حق پر ایمان لاؤ اور باطل پر ایمان مت لاؤ۔ (بحر وید: ۱۹-۷۷)

...الَالَهُ الْخَلْقِ وَالْآسْرَتِكُمْ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ... اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكِبِينَ... یاد رکھو اللہ ہی کے لئے فارغ ہے خالق اور حاکم ہے تمام جہانوں کے پروردگار بڑی خوبیوں سے بھرے ہیں۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعا کیا کرو۔ بیشک وہ صبر سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے (اعراف: ۵۴-۵۵)

होतारं सत्ययत्नं रोदस्यो
सत्ता न हस्तौ नमसा विवामो
قابی پرستش زمین اور آسمان کو سچے راستہ پر چلانے والے پریشور سے عاجزی سے ہاتھ اوپر اٹھا کر دعا مانگو (رگ وید: ۶-۱۶-۲۶)

..... وَأَنْتُمْ تَنْتَوْنُ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ... حالانکہ تم کتاب (الہی) پڑھتے ہو تو کیا تم عقل سے کام ہی نہیں لیتے؟ (البقرہ: ۲۲)

उत त्वः परयम ददशेवाचम
उत त्वः सुदवाचम
بے عقل لوگ کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے (رگ وید: ۱۰-۷۱-۱۶)

..... الْكِبْرُ الْمُتَعَالَى... رات سب سے بڑا اور عالیشان ہے (رعد: ۹)

अहा देव महा
खुदा حقیقت بہت بڑا ہے (اتھرو وید: ۲-۵۸-۳)

..... وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ... اور تھوڑی سی قیمت کے عوض میری آیتوں کو فروخت مت کر ڈالو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ (البقرہ: ۲۱)

महेचन त्वामादिवः पराशक्तम्
देवाम। न सहस्राय नयुताय
वीजिवोन न राताय वतामय
لے لازوالی قادر مطلق خدا تو اس قدر بیش قیمت ہے کہ میں تجھ کو کسی قیمت کے لئے نہ چھوڑوں۔ نہ ہزار کیلئے۔ نہ اربوں کے لئے۔ نہ سینکڑوں دنیاوی نعمتوں کے لئے۔ (رگ وید: ۸-۱-۵)

... لا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ... اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہر کرتی۔ (یونس: ۶۴)
... وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا... اور تم خدا کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ (الفج: ۲۳)

अवधानि वरुणस्य
व्रतानि
خدا کے قانون نہیں بدلتے (رگ وید: ۱۰-۲۳-۱۰)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ تَرْتَرًا وَابْنًا رَكَّةً وَمَرًا حُرِّيًّا... اور یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (نجم: ۳۸)

स्वयं पलस्व स्वयं अषस्व
तो ही عمل करतो ही اس का जल ज्यो
(بحر وید: ۲۳-۱۵)

وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا عَسَوْا وَأَوَّخَزِي الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا عَسَوْا... اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی ہے اللہ ہی کی ملک ہے تاکہ جنھوں نے میرے عمل کئے ان کو برابر دے اور نیک عمل کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے۔ (النجم: ۳۱)

इमेचित तव मन्यवे वेंते
मिदसा नहो वाहिकुदिक्र
नोजसा वृत्रं मस्तवा अव
धीर चैतनु स्वराज्यम
لے خدازمین اور آسمان تیرے رعب سے کانپتے ہیں۔ لے خدا تو اپنے تہر سے بدکار کو داتا ہے اور نیکی کرنے والے کیلئے روانیت کی عظمت قائم کرتا ہے۔ (رگ وید: ۸۰-۱۱)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَكَانَ النَّاسُ أَفْتَمًا يَدُلُّونَ... بے شک اللہ ان لوگوں پر باطل ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود اپنے اریہ ظلم کرتے ہیں۔ (یونس: ۳۱)

ऋत्वः समह दीनता प्रतीप
जगमा शुचे। मृता समत्र
मृलय
لے قادر مطلق عظیم الشان پروردگار ہم ایسی جہالت سے گمراہ ہو رہے ہیں۔ ہمارے ادا پر ہر باتی جیسے۔ (رگ وید: ۷-۸۹-۳)

هُوَ الْوَلُّ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ... وہی اول ہے وہی آخر اور وہی ظاہر اور باطن ہے اور وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ (الحکید: ۳)

तवममो प्रथमो अदिस्तमः
لے پریشور تو سب سے اول ہے اور سب سے زیادہ عالم ہے۔ (رگ وید: ۱-۳۱-۲)

أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ... جاری ہد سے راستہ کی طرف رہنمائی کر۔ (فاتحہ: ۵)

नय सपथा रपे अस्मान
हम को हमार से फाद سننے के लें हद से
راسته پر لگا۔ (بحر وید: ۲۰-۱۶)

... قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... بِاللَّيْلِ يُنْقِذُ السَّمَكِينَ... قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... بِاللَّيْلِ يُنْقِذُ السَّمَكِينَ... قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... بِاللَّيْلِ يُنْقِذُ السَّمَكِينَ...

दृष्टवा रूपेया करो म
नो प्रजापतिः अतहामनते
दधान् उदा सपे प्रजापतिः

... وَخَاقِ كُلَّ شَيْءٍ... اور اس نے ہر موجود چیز کو پیدا کیا (الفرقان: ۲)

मजा पीत अनिपीत प्रजा इक्ष
परे तमा सब पर जाद مخلوق को बनाता है
(اتھرو وید: ۷-۱۹-۱)

جماعت کا رتبہ اور خدمت انسانیت

محکم مولوی مظفر احمد صاحب ناشر مدرسہ اسلامیہ قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔
 "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ
 بِالنَّبَا" یعنی تم بہترین امت ہو اور
 تم لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے
 گئے ہو۔ تمہارا نہایت اعلیٰ انسان کی
 خدمت ہے۔ اس میں خدمت
 انسانیت کے تعلق سے اتنی واضح
 اور جامع تعلیم دی ہے کہ کبھی کوئی
 بھی اس کی مثال نظر نہیں آتی۔
 دنیا گواہ ہے کہ آج سے چھ سو
 سال قبل بالعموم ساری دنیا اور بالخصوص
 سترہ مین عرب میں ہر جہاں اور
 گمراہی کا دور دورہ تھا۔ انسان اپنے
 گناہ و گنہگاروں کو چکا۔ ادنیٰ ادنیٰ کی باتوں
 میں ایک دوسرے سے تندیوں سے
 عداوت رکھتے تھے۔ اور قبائل کے
 قبائل برسوں اس آگ کی لپیٹ میں
 جھستے رہتے تھے۔ انسانیت کا تصور
 کرنا محال تھا۔ ایلیم پراشویہ دور
 ظلمت میں خدمت انسانیت کا
 علمبردار نمودار ہوا اور اپنے کرامات
 و معجزات سے جمعیوں کو انسانیت
 کی راہ سے آراستہ کیا۔ جس انسانیت
 میدان انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
 توت قدسیہ سے دیکھنے دیکھتے نہ
 صرف انہیں باخدا ان بنایا بلکہ
 خدا نما ان بنا دیا ہر سوا انسانیت
 کا بول بالا ہونے لگا۔
 آپ کی آخری وصیت انسانیت
 کا شرف اور اس کے حقوق کے قیام
 کے لئے ایک جیتی جاگتی تصویر
 ہے۔ بلا امتیاز رنگ و نسل قوم و
 علاقہ اور مذہب و ملت کے تمام
 انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔
 "لے لوگو! یاد رکھو جب ایمان
 اور یہ مہینہ حرمت والا ہے
 اسی طرح تمہاری جان مانا اور
 عزت ایک دوسرے پر حرام
 ہیں۔ دیکھو انہیں ان کے
 مالوں کے سپرد کر لی جا رہی ہے
 لے لوگو! عورتوں
 کا تم پر حق ہے جیسا کہ تمہارا

عورتوں پر حق ہے۔ وہ تمہارے
 ہاتھوں میں خدا تعالیٰ کی
 امانت ہے۔ پس تم ان سے
 نیک سلوک کرو۔ اور دیکھو
 غلاموں کا بھی خیال رکھو۔
 وہ خوناک جو تم کھاتے ہو
 ان کو کھلاؤ اور جو لوٹا ک
 تم پھینکتے ہو ان کو پہناؤ۔"
 اسی طرح فرمایا۔
 "کسی عربی کو غلام پر اور کسی
 عجمی کو عربی پر کسی سرخ رنگ
 والے کو کالے رنگ والے
 پر اور کسی کالے رنگ والے
 کو کسی سرخ رنگ والے
 پر فضیلت نہیں۔ فضیلت
 کا معیار تقویٰ ہے۔"
 (بخاری)
 دور جا نہیں جس انسانیت کے
 ظل کامل اور آپ کے عاشق شائق
 حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
 الہی وعدوں کے مطابق دنیا کی خدمت
 انسانیت کا درس دینے کے لئے
 جمعوت ہو گئے۔ آپ نے اپنی
 مظلوم زندگی میں اس کا عملی نمونہ اپنے
 قول و فعل سے دنیا کے سامنے
 پیش فرمایا اور اپنی جماعت کو جس
 عمدگی کے ساتھ اس کا درس سکھایا
 اس کے نتیجے میں دنیا خود شاہد کہ
 رہی ہے کہ آج ہر دور سے اکتاف
 عالم میں خدمت انسانیت کی عظیم
 ذمہ داری کو جماعت احمدیہ جیسی
 طرح بجا لاری ہے اس کا عشر
 عشر بھی دیگر اسلامی جماعتوں میں
 نظر نہیں آتا۔ حضرت رحمۃ اللعالمین
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی
 نژدہ بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت
 مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ۔
 "ہمارے اصول ہے کہ کل بنی
 نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک
 شخص ایک ہمدرد ہندو کو
 دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں
 آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا
 کہ آگ بجائے میں مدد سے

تو میں پک پک کہتا ہوں کہ وہ مجھ
 سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص
 ہمارے مریضوں میں سے دیکھتا
 ہے کہ ایک عیسائی کو گورنر تعین
 کرتا ہے۔ اور وہ اس کے چہرے
 کے لئے مد نہیں کرتا تو میں اس
 بالکل خدمت کہتا ہوں کہ وہ
 ہم میں سے نہیں ہے۔"
 (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸)
 اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔
 "میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں
 اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ
 بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا
 میں کوئی میرا دشمن نہیں
 ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی
 محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ
 مہربان اپنے بچوں سے بلکہ
 اس سے بڑھ کر میں صرف
 ان باطن عقائد کا دشمن ہوں
 جن سے سچائی کا خون ہوتا
 ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا
 فرض ہے اور جھوٹ اور
 شرک اور ظلم اور ہر ایک بد
 عملی اور ناانسانی اور باخدا
 سے بیزاری میرا اصول۔"
 (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸)
 نیز آپ نے فرمایا۔
 "ہرگز سے بڑے اصول دو ہیں
 اول خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ
 صاف رکھنا دوسرے اس کے
 بندوں کے ساتھ ہمدردی اور
 اخلاقی سے پیشور آنا۔"
 تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ ان پاک
 تعلیمات کی روشنی میں افراد جماعت
 احمدیہ انسانیت کی خدمت اور اس
 سے سچی ہمدردی کے لئے ہمیشہ پیش
 پیش رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ
 کی تاریخ یوں تو سو سال پر پھیلی ہوئی
 ہے اور اس کی خدمات کا یہاں
 احاطہ کرنا محال ہے ہم اجمالی رنگ
 میں جماعت احمدیہ کی خدمت پر
 جب ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں
 تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے

کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں اپنے
 صحابہ کے اندر خدمت انسانیت کا
 جذبہ اس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا
 کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ہمدردی
 کو خدمت کا موقع ملا ہو اور اس سے
 لطف جانے دیا ہو۔ گالیاں سن کر
 دھار دینے کا موقع ملا تو اس میں ایک
 امتیازی نمونہ قائم کر کے رکھا یا ہو
 یا گئے گئے آرام دینے کا موقع آیا اور
 اس میں بھی مثال قائم نہ کی ہو۔ ساری
 عبادت کو دیکھ کر ایک ساری کو اپنے ایک
 نہ پہنچا دیا ہو۔ اور کبھی کسی انسان کو
 انسان کی ضرورت پر ہی توجہ جماعت
 احمدیہ کے افراد ایسے وقت میں
 صف اول میں نظر آئے۔ کیونکہ
 سلسلہ بیعت میں داخل ہوتے
 وقت ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ
 تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ
 مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس
 چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور
 نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ
 پہنچائے گا۔
 حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت
 ثانیہ کے دور میں یہ کام بہت وسعت
 پکڑ گیا۔ میرنا حضرت مصلح موعود نے
 جماعت کے اندر خدمت کا جذبہ
 تیز تر اور تکمیل لانے کے لئے احباب
 جماعت کو ان کی شران کی قابلیت و
 صلاحیت اور ان کی استعداد کے مطابق
 پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا۔ اور ہر طبقہ
 کو ایک ذیلی نظام کے ساتھ وابستہ
 کر کے انہیں اپنے دائرہ کار کے مطابق
 ایک لائحہ عمل دیا جس میں ہر ایک
 کے سپرد خدمت انسان کا ایک
 باقاعدہ شعبہ کیا گیا ہے۔ اطفال
 اور جدید بن کی عمرات سال سے ہندو
 سال تک ہے وہ اپنے دائرہ میں اپنی
 استطاعت کے مطابق انسانی
 خدمت پر مامور ہیں۔ یہ نئے نئے
 پیمانوں کو مانی پلانا مسافروں کو راستہ
 بتانا اور ان کا بوجھ اٹھانا، ہسپتالوں
 کا سودا سلف لاکر دینا اور بیماروں
 کی تیمارداری کرنے کا کام سر انجام
 دیتے ہیں۔ خدمت احمدیہ جو ۱۶ سال
 سے ۴۰ سال تک کی عمر کے ہے۔
 ان کے پیروان کی صلاحیت اور
 قوت کے مطابق خدمت انسانیت
 بجالانے کے لئے عزم و مصائب
 کی مدد کرنا۔ جھوٹوں کو کھلانا۔ مریضوں
 کی تیمارداری کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا
 شادی کے اخراجات پہنچانے۔

بہترین و عظیم کے انتظامات میں مددگار۔
 خون کا عطیہ دینا وغیرہ کیا گیا ہے۔ اس
 طرح "انہار اللہ" جو چالیس سال سے
 اوپر کے ہیں اور "ناہریت" الامور پر چھٹی
 عمر کی بچیاں ہیں اور پھر "ماہ اللہ" بند
 عمر لوگوں کی تنظیم ہے۔ یہ سب اپنے
 اپنے حلقہ اور اپنے دائرہ میں بڑے
 ٹھوس اور موثر پیمانے پر انسانی
 خدمت بجالانے میں ہیں۔ اور یہ خدمت
 کا دائرہ اس قدر وسعت پکڑ چکا ہے
 کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ خدمت
 اچھوتوں کی ان پانچوں ذیلی تنظیموں کی
 اپنا کارگزاری رپورٹ سے ہی اگر
 خدمات کو سمجھنا چاہئے تو اس کے لیے
 ایک ضخیم کتب کی ضرورت ہے۔
 قارئین کرام کی تھکنے طبع کے خاطر
 اس کے چند نمونے پیش خدمت ہیں
 خدمات باریک بینی سے دیکھ کر

بانی جامعہ علمی اعلیٰ سیدنا حضرت
 مرزا شمس الدین احمد تادیالی نے اپنی زندگی
 میں سے نام نہاد کتب تصنیف فرمائی
 ہیں۔ اور اس کے ذریعے سے انسان
 کی روحانی تھکان سب سے اہم ترین
 خدمت سر انجام دی۔ آپ نے اپنی
 تصنیفات میں سب سے زیادہ زور
 اسی بات پر دیا ہے کہ انسان کی
 اپنے خالق پر حق تعالیٰ سے آشنا ہو جائے
 اور بندگی کا اپنے معبود حقیقی کے ساتھ
 رشتہ مضبوط ہو جائے اور وہ اس کو مقرب
 ہو کر دنیا آخرت کے حسنات سے
 بالامل ہو سکے اور اس کو جنت کا
 حقیقی وارث بن جائے۔ یہ آپ نے
 اپنی تحریرات کے ذریعہ انسانی
 جذبات و احساسات کو جس رنگ میں
 خدمت کی ہے اس کی مثال دنیا
 کی تاریخ میں نہیں ملتی۔
 انسانیت کی انا اور ان دامن
 کے پیام کے سلسلہ میں پہلی ضروری
 بات یہ ہے کہ ہر مذہب اور فرقہ
 کے لوگ تمام بائبلان مذاہب کا
 درجہ احترام کریں اور جب بھی ان کا
 نام لیں عزت و تکریم کے جذبہ کے
 ساتھ لیں۔ اس کے متعلق حضرت
 بانہ سیدنا علیہ السلام فرماتے ہیں
 "یہاں جو انہما پیارا اور ان
 بخشہ اور سچ کی بنیاد ڈالنے
 والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں
 کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے
 خواہ مذہب میں خلا ہو سکے یا فادس
 میں یا چچین میں یا کسی اور ملک میں

اور خدا نے کروڑوں بادلوں میں
 ان کی عزت اور عظمت
 بٹھادی اور ان کے مذہب
 کا جو خاتم کوئی اور کسی صدیوں
 تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی
 اصول ہے جو قرآن نے ہمیں
 سکھایا۔
 روحانی خزائن جلد ۱، ص ۲۹
 اس طرح حضرت یح موعود نے
 اپنا رفات سے دور ذلیل قوم کے
 نام اپنی آخری وصیت "پیغام صلح"
 تصنیف فرمائی جس میں بہت ہی
 درد مندانہ نصیحت کرتے ہوئے
 آپ فرماتے ہیں:-
 "میں عزیز و قدیم تجربہ اور بار بار
 کی آزمائش سے اس امر کو
 ثابت کر دیا ہے کہ مخالف
 قوموں کے نبیوں اور رسولوں
 کو تو زمین سے یاد کرنا اور ان
 کو گالیوں دینا ایک ایسی
 زہر ہے کہ نہ صرف انہیں
 کا جسم کو ہلاک کرتی ہے
 بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے
 دین اور دنیا دونوں کو تباہ
 کرتی ہے۔ وہ ملک آرام
 سے زندگی بسر نہیں کر سکتا
 جس کے باشندے کے ایک
 دوسرے کے رہبروں کی
 حسب شہاری اور ان کی حیثیت
 عرفی میں مشغول ہیں۔ اور
 ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق
 نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے
 ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے
 کے بڑے یا رشتہ اور اتار
 کو بددعا یا برائی کے ساتھ
 یاد کرتے رہتے ہیں۔"
 روحانی خزائن جلد ۱، ص ۲۹
 اس طرح آپ اپنے دامن کی دہری
 تہوں کو صلح جوئی کے چارہ اور اتحاد
 و اتفاق سے رہنے کی نصیحت کرتے
 ہوئے فرماتے ہیں کہ:-
 "ہندو اور مسلمان اس ملک
 میں دو ایسی فریسی ہیں کہ
 ایک خیال حال ہے کہ کسی
 وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں
 کو اس ملک سے نکال دیں
 گئے یا مسلمان اکٹھے ہو کر
 ہندوؤں کو بے وطن کر دیں گے
 جو شخص ہم دونوں توڑے
 ہیں سے دوسری قوم کی تہا اس
 کی فکر میں ہے اس کی آنکھوں کی

کی مثال ہے کہ جو ایک شاعر
 پر بیٹھ کر کسی کو کاٹتا ہے۔"
 روحانی خزائن جلد ۱، ص ۲۹
 آج ہمارے ملک کی حالت روزمرہ
 بگڑتی جا رہی ہے۔ زندگی اور دنیائے
 کارروائیاں روزمرہ کا مشغلہ بن چکا
 ہے۔ انسانی قدر ہر سمت سے کاٹ
 ہوئی نظر آتی ہے۔ انسان کے خون
 سے ہر لی کھلی جا رہی ہے۔ اور
 آج کی انسانیت جس مہلک مرض
 کا شکار ہو چکی ہے۔ اس کے بدلے
 میں سو سال قبل امن کے شہزادہ
 حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
 نے نئے نئے نوع انسان کو ان فریقات
 سے آگاہ فرمایا تھا اور اس سے
 اجتناب کی نصیحت فرمائی تھی کہ
 میرا نئے نئے عقائد و عقائد اور تلوں
 کی داستانوں کو خواہ وہ جڑیں پھاڑا
 عقیدوں پر لانا نہ جائے اور پراسرار
 زعموں کو نہ مانے جائے۔ حالانکہ
 زمانہ ماضی کے وہ ظالم جو آج کے
 اور وہ مظلوم ہیں اس دنیا میں نہیں
 رہے۔ زمانہ بدل گیا اور حالات
 بدل گئے۔ موجودہ نسل اور افسانہ
 کتاب ان مظالم اور واقعات سے
 کوئی بھی تعلق اور سروکار نہیں۔
 چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-
 "ہر ایک فریق کے نیکوں
 اور شریف آدمی کو چاہیے کہ
 خود غرض با شاہوں اور راجوں
 کے قصوں کو درمیان میں نہ کرے
 خواہ خواہ ان کے سینوں سے
 جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل
 تھے۔ آج کے سینوں میں وہ ایک
 آہ تھی جو آج بھی ان کے اعمال
 ان کے لئے اور ہمارے اعمال
 ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیے کہ
 اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو
 نہ بوئیں اور اپنے دلہن کو صحن
 اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ
 ہم سے پہلے بعض ہماری قوم
 میں ایسا کر چکے ہیں۔"
 (ست چھن ص ۱۷)
 خلفاء احمدیت نے بھی اپنے فلسفہ
 کارناموں سے انسانیت کی وسیع
 خدمت کی ہے لیکن اس مختصر مضمون
 میں ان سب کا ذکر ممکن نہیں۔
 طبی خدمات
 بانی جماعت اعلیٰ سیدنا حضرت
 سیدنا موعود علیہ السلام نہ صرف روحانی

طیب تھے بلکہ جسمانی طیب بھی
 تھے۔ آپ نے طب کی کتابیں اپنے
 دار صاحب سے پڑھی تھیں۔ آپ
 نے طب کے ذریعہ بہتوں کو زندہ
 بخشا۔ سینکڑوں نا علاج مریضوں کے
 خدا دلو علم طب سے شفا یاب ہوئے
 آپ نے کئی طبابت کو ذریعہ معاش
 نہیں بنایا بلکہ اس سے مخلوق خدا
 کی خدمت ہی آپ کا مقصد رہا۔
 آپ کے نسخہ جات علم طب سچ
 موعود کے نام سے شائع ہو چکے
 ہیں۔ جس میں کسی ایک ایسے نسخے
 ہیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ
 کو کشفاً بتائے۔
 حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا
 حکیم نور الدین، حضرت یح موعود
 کی شفا سے قبل شاہی طیب
 تھے۔ آفتاب نبوت سے دیدار کے
 بعد آپ نے اپنا طب قادیان میں
 ہی کھولا لیا تھا۔ اور اس کے ذریعہ
 ہزاروں انسانوں کی خدمت کی
 اور خلقت پر ممکن ہوئے۔
 سائنس میں آپ نے تادیان میں
 ڈسپنری کے ساتھ وسیع پیمانے پر
 کرنے کے لئے چڑھ کی تحریک
 فرمائی۔
 ۱۹۱۸ء میں سیدنا حضرت صلح
 موعود کے مبارکت دور خلافت میں نور
 ہسپتال کی تکمیل ہوئی۔
 ۱۹۱۸ء میں انور شہر کا دہانہ
 جانے پر حضرت صلح موعود کے ارشاد
 کے تحت جماعت اعلیٰ نے عیرت
 بگڑ گئی۔ خدایت سر انجام دی۔
 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے
 نصرت جہاں سکیم کی تحریک فرمائی
 ۱۹۲۰ء کو روپنہ سے شروع ہوئے
 والی یہ تحریک گروہوں کے تجاوز کر چکی
 ہے۔ یہ سکیم برکتن کے چلوں سے
 چمکتی ہے۔ ڈاکٹر ایسی ایسی لگھوں
 پر گئے جہاں دیہاتی نہ آرام چھوڑوں
 میں گزارا کرنا پڑا۔ اور اس سے سرو
 سامانی کے عالم میں قائم شدہ
 ہسپتالوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے
 ایسی برکت بخشی کے عام کفری
 گئے میزوں پر بڑے بڑے عمائدین
 اپریشن کرانے چلے آتے ہیں۔
 جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیوں اعلیٰ
 درجہ کے ہسپتال چھوڑ کر یہاں آتے
 ہوتے ہو تو ان کے ہسپتال یورپ
 میں ہے نہ امریکہ میں، شفا ہے تو
 احمدی ڈاکٹروں کے ہسپتال میں

ملنے جماعت اس لیے لاکھوں روپے خرچ کر کے مسلمانوں کے لئے "لاہر کالونی" اور ہندوؤں کے لئے "کوٹھن کالونی" تعمیر کروا کر دی۔

۵۔ ۱۹۹۱ء میں صوبہ اڑیسہ کے بھارک اور سرور کے خاندان سے متاثرین لوگوں کی امداد میں جماعت نے قریباً چار لاکھ روپے خرچ کئے۔

۶۔ ۱۹۹۲ء میں بمبئی میں ہونے والے خاندان کی وجہ سے متاثرین کی امداد میں جماعت نے لاکھوں روپے خرچ کئے۔

۷۔ ۱۹۹۲ء میں صوبہ پنجاب و بہار میں بیرونی سیلاب اس قدر کا مہلک سے خوفناک سیلاب تھا اور ہزاروں تارکین ہجرت سیلاب زدہ میں آگیا تھا۔

۸۔ احمدی نو جوانوں نے اپنی ساری رعایات کو مقدم رکھ کر اپنی پریشانی اور مصیبت کی پروا نہ کی بغیر اپنی جانوں کو محفوظ رکھا کہ عین خاندان تارکین ہجرت کے مزدور تارکین ہجرت اور بڑے بڑوں کی خدمت اور ان کی تیمارداری اور علاج معالجہ تک مصروف ہو گئے۔

۹۔ خوراک، پار پیات اور گھر کا اتنا خرچہ کر کے کہے ذریعہ تمام مصیبت زدہ لوگوں کی جان بچاؤ کیا گیا اور نسل مذہب و ملت، خاندان اور تارکین ہجرت سے زائد رقم اتنا خرچ کی۔

۱۰۔ اس سال اکتوبر ۱۹۹۳ء میں صوبہ بہار میں ہونے والے زلزلہ آیا اس سے متاثر افراد کے لئے جماعت نے دو لاکھ روپے ذریعہ اعظم ہند کی خدمت میں پیش کئے۔

۱۱۔ خدمت پذیرین تعمیر مکانات جماعت اعمیہ پتانی و مساکین اور بے سہاروں کی رہائش کے لئے ان کے مکانات کی فراہمی کی طرف ہمیشہ سے خصوصی توجہ دیتا آرہا ہے۔

۱۲۔ ۱۹۱۱ء میں قاریان "دارالافتا کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۱۳۔ حضرت "میرزا محمد علی اللہ خاں نے ۱۹۱۹ء میں قادیان میں "یتیم خانہ" قائم فرمایا۔

۱۴۔ غریب اور محتاجوں کے لئے تارکین ہجرت میں ۱۹۲۶ء میں دارالشیوخ قائم کیا گیا۔

۱۵۔ ۱۹۸۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنحو العزیز نے "بیوت المؤمنین" کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا "میں چاہتا ہوں کہ کم از کم ایک

گروہ ہر مہینہ کی لاگت سے مکان بنا کر غریبوں کو رہا کر دیں" بقصد تعالیٰ اس پروگرام کے تحت ریلوے اور قادیان پر "بہار کالونی" تعمیر عمل میں آئی اور اس کے تحت ہجرت ہونے والے لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں انہیں سر چھپانے کی جگہ مہیا کی جاتی ہے۔

۱۶۔ ۱۹۹۲ء میں ریلوے کی صفحہ کے لئے "بیت انکار" کا افتتاح کیا گیا۔

تعمیراتیوں کی خدمت

یہ ایک ایسی انسانی خدمت ہے کہ جسکی صرف اور صرف جماعت اعمیہ کو سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اور بالعموم کسی بھی خدمت کار تنظیم کا توہم آج تک اس طرح کی طرف نہیں گئی۔ اور یہ بھی نوع انسان کا ایک ایسا طبقہ ہے جس کی خدمت کی ضرورت کو آج تک نظر انداز کیا جاتا رہا۔ لہذا ہمارے اہم میدان امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی جماعت ہائے اعمیہ کو تلقین فرمائی کہ قرآنی ارشاد کے مطابق قیدیوں کی خدمت کریں تاکہ ملائکہ اللہ جن کے سپرد یہ شعبہ ہے اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے تعلق میں جماعت اعمیہ کی مدد کریں۔ اس سلسلہ میں عالم گیر جماعت اعمیہ اپنے اپنے علاقہ کی جیلوں میں جا کر قیدیوں کی خدمت کرتی ہے اور قیدیوں کو اپنی خوشی اور تقریبات میں شامل کر کے خدمت انسان کی ایک انوکھی مثال دنیا کے سامنے قائم کی ہے۔

۱۷۔ ۲۵ دسمبر کو جماعت اعمیہ قادیان کی جانب سے گورداسپور جیل میں ۵۰۰ مرد قیدیوں کے لئے - دھو تیاں، چپلیں اور بیناں اور ۱۶ قیدیوں اور بچوں کے لئے ساڑھیوں بلاؤز اور چپلوں کا انتظام کیا گیا۔

۱۸۔ ۱۵ دسمبر کو ۱۵ مسلم قیدیوں کو ان کی خواہش پر ہندو جوڑے (LUNGI-SHIRT) دینے گئے۔

۱۹۔ دیگر متفرق خدمات

۲۰۔ "لنگ خانہ" حضرت میرزا محمد علی اللہ خاں کی زندگی میں آج سے سو سال قبل عمل میں آیا تھا۔ اور آج یہ نظام خدا کے فضل سے دنیا بھر کے

۱۲۸۔ ہکول میں جاری درانی ہے جس سے ناخاندانوں کو نسل قوم و ملت سبھی مستفید ہوتے ہیں اور وہ دن دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے تمام لوگوں میں یہ نظام اپنی پختہ شان کے ساتھ جاری ہو جائیگا اور تمام بنی نوع انسان حضرت مسیح موعود کے دسترخوان سے برکت پائیں گے۔

۲۱۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں "نظام الوصیت" جاری فرمایا ہے جو آئندہ دنیا کے مختلف اتر و اترک نظاموں میں "نظام نو" ثابت ہوگا جس کی رو سے ہر وصیت کرنے والا اپنی آمد کا اور جائیداد کا کم از کم ۱۰٪ حصہ مسلمانوں کو دیتا ہے جس سے اشد محنت اسٹاک اور تبلیغ حق کے ساتھ ساتھ یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں پر بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

۲۲۔ ۱۹۹۹ء میں خلیفۃ المسیح الثالث نے تمام اسرار کو یہ تلقین فرمائی کہ ہر دو ماہ بعد حضور کو اطعمہ الخیر کے سلسلہ میں اپنی تفصیلی رپورٹ بھیجوا کریں۔

۲۳۔ اس پروگرام کے تحت افراد جماعت کو یہ واضح تلقین کی گئی ہے کہ وہ اس بات پر دھیان رکھیں کہ اس کا کوئی پیڑوسی رات میں توجہ کا تو نہیں سوتا اگر ایسا ہے تو اس کا فریضہ بنتا ہے کہ اس کے کھانے کا انتظام کرے۔

۲۴۔ حضرت میرزا محمد علی اللہ خاں نے اس سلسلہ میں "حکمہ قضاء" جاری فرمایا جس سے احباب جماعت کا بہت مہارت اور پیسہ خزانہ ہونے سے بچ جاتا ہے۔

۲۵۔ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت مجلس خدام الامم میں اپنے روزگاروں کو روزگار دلانے کا کام اور بے ہنر کو سکھانے کا کام سر انجام دیتی ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سال سے حضرت امیر المومنین کی نظر شفقت اور خاص توجہ سے مرکز قادیان میں نوجوانوں کے لئے ایک کرائز انک "نیزنگ کلاس" کا اجراء کیا گیا ہے جس میں شامل ہو کر نوائے صوبہ کے احمدی نوجوان استفادہ کرتے ہیں۔

۲۶۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے بلال خاں کی تحریک کا اعتراف فرمایا جس کی ذریعہ اور ان کے اہل و عیال کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

۲۷۔ امام جماعت اعمیہ ہمیشہ الہی بھیرت کے تحت مدبرین قوم کو امن عالم کو ہمیشہ خطرات سے قبل از وقت متوجہ فرماتے ہیں اور قیام امن کے ذرائع پر بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ دنیا کے سامنے روشنی ڈالتے ہیں۔

۲۸۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۳ء میں امن عالم کو درپیش خطرہ اور عالم اسلام کو ہلاکت سے بچانے کے لئے خصوصی عہدقات کی تحریک فرمائی۔ اس ارشاد کی روشنی میں صدرائے اعمیہ قادیان نے فوری طور پر پچاس ہزار روپے کی رقم ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے بطور صدقہ افریقہ کے فاقہ زدہ افراد کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کر دی۔

۲۹۔ جماعت اعمیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے احباب جماعت کو ایک نعرہ دیا ہے "محبت سب کے سبط نفرت کسی سے نہیں" اور یہ نعرہ ایسا ہے جو رنگ، نسل اور (باقی صفحہ پر)

۳۰۔ شجر کاری پروگرام کا نظام باقاعدہ جماعت میں قائم ہے۔ نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الامم کے تحت سال میں کم از کم دو مرتبہ جماعتیں اپنے اپنے علاقہ تہذیب شجر کاری میں ہیں جہاں اس کے اور بھی بہت مہارت فوائد ہیں وہاں موجودہ دور میں فضاء کی آلودگی کو صاف رکھنے کے لئے بہت ضرورہ کو شدت سے اور انسانیت کی ایک اہم خدمت ہے۔

۳۱۔ جماعت اعمیہ میں ایک نیک عملی رزیت قائم ہے کہ پوری دنیا میں افریقہ جماعت اعمیہ اپنے یہاں تقریب "عیدین" کا انعقاد کرتے ہیں جس میں اپنے بچوں کو خواہ وہ کسی ترقی یافتہ ملک سے تعلق رکھتے ہوں مدعو کر کے اپنی خوشی میں شریک کرتے ہیں جس سے انسانی ہمدردی بھائی چارہ اور اخوت کو بڑھاؤ ملتا ہے۔

۳۲۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا بلال خاں کی تحریک کا اعتراف فرمایا جس کی ذریعہ اور ان کے اہل و عیال کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

۳۳۔ امام جماعت اعمیہ ہمیشہ الہی بھیرت کے تحت مدبرین قوم کو امن عالم کو ہمیشہ خطرات سے قبل از وقت متوجہ فرماتے ہیں اور قیام امن کے ذرائع پر بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ دنیا کے سامنے روشنی ڈالتے ہیں۔

۳۴۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۳ء میں امن عالم کو درپیش خطرہ اور عالم اسلام کو ہلاکت سے بچانے کے لئے خصوصی عہدقات کی تحریک فرمائی۔ اس ارشاد کی روشنی میں صدرائے اعمیہ قادیان نے فوری طور پر پچاس ہزار روپے کی رقم ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے بطور صدقہ افریقہ کے فاقہ زدہ افراد کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کر دی۔

۳۵۔ جماعت اعمیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے احباب جماعت کو ایک نعرہ دیا ہے "محبت سب کے سبط نفرت کسی سے نہیں" اور یہ نعرہ ایسا ہے جو رنگ، نسل اور (باقی صفحہ پر)

(از کرم چو دھری خورشید آمد بر بھا کر درویشہ - قادیان)

معابد کے احرام میں انسانیت کی بقا ہے

دُنیا بصر میں پائے جانے والے تمام مذاہب اکیلے بھارت دیش میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ بھارت میں مقامی طور پر پائے جانے والے مذاہب فرسے، فرسے در فرسے، قومیں اور قوموں کے اندر مختلف رنگوں، نسوں پر مشتمل جاننیوں اور جاتیوں کے اندر پھر چھوٹی گروپ بندی کی تعداد دُنیا بھر کے ممالک کے کل ممالک مذاہب اور قوم کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ اس زاویہ نگاہ سے صرف ایک بھارت ہی ایسا خوشحال دیش ہے جس کا سینہ دُنیا کے ممالک کی نسبت زیادہ وسیع اور زیادہ اقبال مند ہے۔

شروع شروع میں باہر سے آنے والے آرمین اور لوکل اقوام دروڑ، کول، بھیل اور آج کل کی اصطلاح میں ہرجنوں اور دیندار اقوام میں خوشتریز جنگیں ہوئیں۔ فاتح قوم آریوں کو محکوم قوم کے معابد کی ضرورت نہ تھی۔ لہذا ان کا انہدام عمل میں آیا۔ بودھوں کے دور اقتدار میں ہندو مذہب و مورتیوں کی جگہ بودھ مثنوں اور مورتیوں نے لے لی۔ سندر گپت کے دور حکومت میں ہندو مذہب دوبارہ عروج میں آیا۔ تو بودھ مثن اور مورتیاں مسمار ہوئیں۔ تاریخ کے مطابق بہت سی مورتیاں بڑھوں نے اپنے ہاتھوں سے زمین میں دفن کر دیں تاکہ غیروں کے ہاتھوں توڑی جا کر ان کی بے حرمتی نہ ہو۔ بودھوں کے قتل عام کے دور میں یہ لوگ بھی بہت بڑی تعداد میں بھارت چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ جب کہ بھیل، دروڑ اور کول شمالی ہند کو چھوڑ کر جنوبی ہند میں پناہ گزین ہوئے تھے۔

دورِ برطانوی میں اور آج تک مندر معابد اور مورتیوں کے جو زمین دوز ٹوٹے اور آثار برآمد ہوئے ہیں۔ تاریخ کے مطابق وہ دروڑ، کول، ہند اور بودھ مندروں۔ مثنوں اور مورتیوں کے ٹھکانے ہیں۔ برصغیر ہند کی آزادی کے دوران وسیع پیمانے پر مساجد و منادر اور عبادت گاہوں کی بربادی بے حرمتی اور سبلاخی خوشتریزی ہوئی۔ اور ہند کی دسترخی الال گھلائی بنی رہی۔ بابر کی مسجد کا ٹکڑا انہدام اور رام مندر کے زمانہ کے خیال نے ہند کے معابد کی بے حرمتی کا پُرانا سبب تازہ کر دکھایا۔ دونوں اطراف کے انسان انسانیت کا پہلا سبق الخلق میلانہ لہذا ہندو مذہب

کشتیکہ یعنی تمام انسان پر ماقہا کی مخلوق اور اسی کے گھرانہ کے لوگ ہیں قبلا بیٹھے۔ معابد کی تعمیر و ترمیم میں عقل سلیم درہند درہند کامیاب یہ تسلیم کر سکتی ہے کہ خلیفین اور شہداء و انسانوں نے اولاہا شاہد اللہ یہ تعزیرات خلوس اور تقویٰ اور رضائے الہی کی خاطر کی ہوں گی۔ لیکن ایسا باور کرنا بیحد مشکل ہے کہ معابد کا انہدام بھی رضائے الہی اور خدا کی خاطر کیا گیا ہو۔ بلاشبہ خانہ خوار کی بربادی اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنے اور برباد کرنے والوں کو نہ خدا کا خوف ہے نہ وہ تقویٰ اور خوشنودی خدا کی خاطر معابد کو برباد کر رہے ہیں بلکہ اس نقطہ نظر سے دونوں فریق ایک ہی نظر یہ اور ایک ہی مقصد میں متحد و متفق جان پڑتے ہیں۔ دونوں ہی خدا سے دور ہو کر اقتدار کا شکار ہیں۔ یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ ان کی بدھی بھرنٹ اور عقل پر پردہ ہے۔ بھلا دونوں کے اختلاف عقیدہ میں معابد کے اینٹ پتھر کا کیا تصور ؟

معابد کی تعمیر کی غرض و غایت

جملہ مذاہب کی نمائندگی میں قرآن مجید فرماتا ہے کہ اقوام عالم کے معابد کی تعمیر کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ انہیں میڈ کو فیہا اسمہ (البقرہ ۱۱۵) ان معابد میں اخلاص، تقویٰ، دلی عقیدت سے خدائے کا ذکر کیا جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پورتر و مہر ہے اور وہ پاکیزگی کو پسند کرتی ہے۔ اس لئے ساتھ ہی آدم کی اولاد کو خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت رنگ و نسل اور علاقے سے تعلق رکھتی ہو تاکہ بیدی حکم فرمایا ہے کہ یا بنی ادر خذواذینکم عن دکل مسجد (الاعراف ۳۲) لے آدم کی اولاد ہر ایک مسجد کے قرب و جوار کو صاف ستھرا رکھو۔ اور خود بھی زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو۔ اس طرح ذکر الہی کی غرض سے معابد میں داخل ہونے والے تمام عابد و بھاری انسانوں کو خود پاک و صاف رہنے اور معابد و اس کے مثنوں کو صاف ستھرا رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

معابد کے مفہوم میں مساجد منادر

ہیکل، سوامی، بیچ، گوردوارے، مٹھ، گرجے اور ٹھاکر دوارے شامل ہیں جن میں عقیدت مند لوگ خداوند کریم کا ذکر کرنے کیلئے داخل ہوتے ہیں۔ وہ تمام اسماء احمد جن سے اللہ تعالیٰ مراد ہو وہ اسی کے نام ہیں۔ (سورۃ المشر ۲۵) عالم الغیب تر لوگ و رشی خدا کا مسلم مکان و زمان پر عادی ہے وہ جانتا ہے کہ نور نبوت سے دوری و بھوری کے باعث اکثریت مذہب کی روح سے عاری ہو جایا کرتی ہے۔ مذہب کے چھلکا کو مذہب اور رسم و رواج کو دھرم کی آتما سمجھ لیتے ہیں۔ وقت پا کر ایسے دھرم و دعویٰ مذہب کے شکیکدار ایسا ادھم مچاتے ہیں کہ خدا کی پناہ! اپنے سے مختلف عقیدہ رکھنے والوں کی جان، مال، عزت اور معابد ان کے بغض و تشدد کی شعلہ زن آگ میں بھسم ہو جاتے ہیں۔ ان کی حالت جتنے دورندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے کے مشابہہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم نے اصول کے طور پر فرمایا ہے۔

ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ وسعی فی خواجہا
لہم عذاب عظیمہ (البقرہ ۱۱۵)
اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی مساجد سے لوگوں کو صرف اس وجہ سے روکے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ اور ان کی بربادی اور ویرانی کے درپے ہو گیا۔ اس قہاس کے لوگوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ ان (معابد) کے اندر داخل ہوتے۔ مگر خدا سے ڈرتے ہوئے۔ ایسے لوگوں کے لئے دُنیا میں بھی رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بھی بڑا عذاب مقرر ہے۔
قرآن مجید کے اس فرمان کو سامنے رکھ کر بابر کی مسجد کے انہدام پر نظر ڈالیں اس سانحہ نے پوری دُنیا میں بھارت کو صدمہ کر دیا ہے۔ کسی بھی ملک اور سماج کے سامنے مذہب اور انسانیت کا علمبردار بھارت فخر سے اپنا سر اڈھتا نہیں کر سکتا بھارت کے وزیر اعظم تک نے اس رسوائی پر مذمت کا اظہار کیا ہے۔

جہاد کا پہلا مقصد قرآن نے مظلوم

ہونے کی صورت میں بھی جنگ میں پہل کرنے کی نہیں بلکہ حملہ آور کے ظلم سے بچنے کے لئے دفاعی جنگ Defense کی اجازت دیتا ہے۔
اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِاَلْمَلِكِ طَلَبُوا لقدیرہ (الفتح ۱۰)۔
وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جارہا ہے ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دیتا جاتا ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

اس جہاد کا سب سے بڑا اور پہلا مقصد یہ ہے کہ بعض لوگوں کو دوسرے بعض لوگوں کی شرارت سے روکا جائے۔ تاکہ وہ گرجے، سوامی، بیچ، صلوات اور مساجد جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے۔ برباد نہ کر پائیں۔ اس معاملہ میں خدائے ایسے لوگوں کی مدد کرے گا۔ جو اس کے دین یعنی حق کی مدد کریں گے۔ (الفتح ۱۱)۔
ان آیات ربانی میں صبر سے پہلے غیر مسلموں کے معابد کو مقدم رکھا گیا ہے۔ یعنی جیسا تیوں کے گرجوں، یہود کے معابد اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اور مساجد کی حفاظت کا ذکر بعد میں کیا ہے۔

خدائے کا یہ ابدی عہد ہے کہ اگر کسی زمانہ میں مظلوم قوم فرد اور فرقہ کو جنگ کے لئے مجبور کیا جائے تو وہ جہاد کی پہلی غرض کو مد نظر رکھے۔ اور اپنے سے جدا عقیدہ و خیال رکھنے والوں کے معابد کی حفاظت کرے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایڈہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کا حقیقت کو اجاگر کرنے والا ارشاد درج ذیل ہے جو حضور انور نے جاسلانہ برطانیہ حکمرانیت ۱۹۹۳ء کو عالمگیر جماعت احمدیہ کے سامنے ارشاد فرمایا:۔

و عبادت گاہوں کے تحفظ کے سلسلے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان اس کی خلاف ورزی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے حضور عہد کو توڑنے والا ہو گا۔ اور مجاہدین کو فرمایا کہ جیسا تیوں کے گرجوں، راہبوں کے سکافوں، ان کی زیارت گاہوں کو ان کے دشمنوں سے بچائیں۔ فرمایا کہ وہ بے بیجا ٹیکس نہ لگایا جائے۔ کسی کو اس کی حدود سے خارج نہ کیا جائے اور نہ کوئی عیب خالی اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کیا جائے نہ کوئی راہب اپنی خانقاہ سے نکالا جائے۔ نہ کوئی زائر اپنی زیارت گاہ

سے روکا جائے اور نہ ہی مسلمانوں کے
مکان اور مساجد بنانے کی غرض سے
عیسائیوں کے گرجاؤں کو مسمار کیا جائے۔
یہ سب وہ عقیدتی جہاد جس کی تعلیم
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
دی ہے۔

(بہار قادیان ۶/۱۲/۱۹۹۳ء اگست ۱۹۹۳ء)

مساجد کے انہدام کا وسیع پیمانہ

لاٹینت سے سقوط پاکستانی صحافیوں
کی نسبت ہندوستان کے صحافیوں میں اتنا
بلند حوصلہ ضرور دیکھا گیا ہے کہ وہ مساجد و منار
کے انہدام کے خلاف کھل کر صاف بات کہہ
دیتے ہیں۔ ہندوستان کے بہت سے مساجد
اور بابری مسجد کے شہید کرنے کا پلان عرصہ
سے تیار تھا۔ اس مسجد کے پس منظر ہندو
ولیش پریشد اور دیگر تنظیموں کی جتنی ہندو
اور ان کے پلان پر ہندوستان کے مشہور
صحافی شری کمار مہتا نے لکھا ہے اور
انہی طرف سے دونوں اقوام کے افسراد کو
مشورہ دیا گیا تاکہ دلش میں بھائی بھائی
کی شکل قائم رہے۔ وہ ایک منظم منصوبہ
۱۹۸۸ء میں رقمطراز ہیں :-

”اتر پردیش اور بہار میں میں نے ایک
پوشیدہ کشیدگی اور امگانی ”کوشش“
کو محسوس کیا۔۔۔۔۔ میں نے چھوٹے چھوٹے
جلسوں دیکھے جو راہدیا جانے والی
کاری کے ساتھ ساتھ نخرے لگا رہے
تھے۔ جن سے ہندوؤں میں مذہبی
جوش اور مسلمانوں میں عدم تحفظ
کا جذبہ پیدا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ میں
نے اس قسم کے نخرے دیکھے ہیں۔
”ہندوستان میں رہنا ہے تو بندھے
ماترم کہتا ہو گا“

ہندوؤں کا رویہ

اس بات میں
کوئی شک نہیں کہ ہندو پریشد نے جو
بنیادیں ڈالی ہیں اور ان کے افراد
پریشد میں ہیں۔ اس (رام) بھومی بابری مسجد
کے متنازعہ حصے کے لیے کبھی اتنا اچھا اور بڑا
منہا ہرہ درویش یا تڑپا کبھی نہیں کیا۔۔۔۔۔
اس طرح ہندوؤں کا رویہ سخت ہوتا جا رہا
ہے۔ ہندوؤں کا تعصب بڑھتا جا رہا ہے
۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ ہندوؤں سے مسلمانوں سے مل
کر بہتر نہ رہا ہے کہ وہ رام کے تین ہندو
کے جذبات کے لیے بھاری بھاری طور پر بابری
مسجد کے لیے ہتھیاروں کے لیے لڑیں۔۔۔۔۔ لہذا
بابری مسجد کے پریشد اور ہندو پریشد
واشٹنگٹن میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسے
۱۹۹۳ء کے ۱۲/۱۲/۱۹۹۳ء کو ہندو
مرکز کی زیر نگرانی کی موجودگی میں
فرمایا :-

ہندوستان میں کسی اور مسجد کے بارے
میں کوئی بحث یا تنازعہ کھڑا نہیں کیا جا
سکتا ہے۔

شری نیشامہ صاحب آگے لکھتے ہیں کہ :-
”ہندوؤں پریشد کی فہرست میں ایسی
تین ہزار (۳۰۰۰) مسجدیں ہیں۔ جنہیں
وہ ہندوؤں میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔
رام جنم بھومی ایکٹ کے تحت وہ اور مسجدوں
اور انہدام کے منصوبہ کا مطالبہ کر رہی
ہے کہ یہ بھی ہندوؤں کو دی جائیں۔۔۔۔۔
یہ سب تو ترپردیش اور بہار میں جو کچھ
دیکھا ہے وہ فرقہ پرستی کی گھناؤنی شکل
ہے۔ چونکہ ہندو اکثریت میں ہیں اس لیے
ان کا فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کو
متعصب نظریات ترک کرنے میں مدد
دیں اور وہ یہ کام خود متعصب اور
تعلک دہی سے اوپر اٹھ کر ہی کر سکتے
ہیں۔“

۱۹۸۸ء میں
جناب کلیدی جی نے تین مشورے
دئے ہیں (۱) خیر برکاتی کے طور پر بابری
مسجد ہندوؤں کے حوالے کرنے کا (۲) ہندوؤں
کو تین ہزار تین سو بیس مسجدیں شہید نہ
کرے بلکہ اور چاروں شہر آوار یہ اور ہندو
تنظیموں کو مساجد کے شہید کرنے کی
تعمیر کا۔ یہ مشورے کسی نے تسلیم نہیں
کئے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بابری مسجد کا
محلہ آیا۔ ہمارے پردھان شری شری
نرسوہا راو نے اس سانحہ پر بھارت
کا اظہار کرتے ہوئے ان تنظیموں کے
خلافی کرنے اور اتحاد کو ختم کر دینے کا
دنیائے ساری کے اعتراف کیا۔

شہنشاہ آچاریہ کا فرمان لوگوں کو

پاپوں اور خون خرابے سے بچانے کے لیے
مذہبی راہنماؤں کا کردار مستحسن سمجھا
جاتا ہے۔ ہندوستان میں خصوصاً چاروں
شہنشاہ آچاریوں کی بات اہل بھارت پر
آنکھوں پر لگتی ہے۔ ہندو پریشد کا پلان
کم از کم کلین اتر مرکز کا عینیت کی مساجد
کو شہید کرنے کا ہے۔ خیال تھا کہ بابری
مسجد کے سانحہ کے بعد ملک کے چاروں شہنشاہ
آچاریہ اس منظر اقام کی مذمت کریں
گے لیکن۔۔۔۔۔
جن پر نگاہ تھی وہی پتے بڑا جینے گئے
ان چاروں میں سے گوارہ جن بیٹی پڑی
کے معزز شہنشاہ آچاریہ سوامی راجن
دیر تیرتھ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ہندو
میں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے
مرکز کی زیر نگرانی کی موجودگی میں
فرمایا :-

دو چار سو برسوں میں اس (بابری مسجد)
میں کوئی نماز نہیں پڑھی گئی۔ اس
متنازعہ ذمہ ڈھانچے کو مسجد کہنا
قلعاً مناسب نہیں ہے۔

تقریب کے دوران انہوں نے یہاں تک
فرمایا :-

”ہندوؤں کے ساتھ یہ بھی چاہوں گا
کہ اب تک جتنے مندر توڑ کر مسجدیں
بنائی گئی ہیں۔ مسلمان بھائی بھائی
چاہئے کہ ناٹھ ان سب کو ہندوؤں
کو لوٹا دیں جس سے وہ ہندوؤں
کا دل جیت سکیں گے۔“

۱۹۹۳ء سالانہ نمبر جلد ۶۷
شمارہ ۷۱ ص ۷۱ کالم ۷۱

مسلم جماعت میں مندر بھارت دلش

سے الگ بننے والے پاکستان اور بنگلہ دیش
کو چھوڑ کر دوسرے دیشوں میں بھی شہر
مندر یا گئے جاتے ہیں۔ ایسے خیالات
قہر پور سے دن بھارت کے اخبارات اور
رسالوں میں آتی رہتی ہے۔ چنانچہ رسالہ
”کلیان“ بھارتی ”دیشوں میں شہر مندرا
لکھتا ہے کہ :-

۱۔ مکہ میں دو شہر لنگ ہیں۔ مسلمانوں کے
تیرتھ مگر شریف میں کیشور
نالی شولنگ کا یونا شویلا ہی کہی جاچئے۔
دسی وہاں کے زمزم نام کے کنوئیں میں ایک
شولنگ ہے۔ جس کی پوجا کچھوں کی پتیلیوں
سے ہوتی ہے۔

۲۔ ترکستان کے بابلین شہر میں بارہ
شولنگ اور پانچ شولنگ ہے۔

۳۔ چاد اور سومٹرا میں بہت سے شولنگ
ہیں۔

۴۔ اس طرح آفریدستان، پرتال
کابن، بلخ، بخارا وغیرہ مقامات میں بھی
بہت سے شولنگ ہیں۔ جنہیں وہاں
کے لوگ ”پنج شیر“ اور ”پنج ویر“
ناموں سے پکارتے ہیں۔

۵۔ کلیان گورکھپور۔ جنوری ۱۹۹۳ء
ص ۳۶۲ کالم ۷۱

مسلمان آج زمزم کو متبرک
تھم کر پیتے ہیں اور ”حجر اسود“ کو
بوسہ دیتے ہیں۔ جنہیں بھارت کے
نامہ نگار شولنگ قرار دیتے رہتے
ہیں۔ لنگ خواہ شوجی کا ہو یا کسی
بھی انصاف کا ہو۔ اس کا زمزم کنوئیں
میں موجود ہونا مسلمانوں کو اس کے
پانی سے متعصب کرنے کا بنیاد ہے۔ اس
میں مسکتا ہے۔ اور حجر اسود لنگ
کا بوسہ بھی کرنا بہت پریرا کر سکتا

ہے۔ کیونکہ مسلمان لنگ کے چار ہی نہیں
البتہ ان خیالات کا انتشار مساجد
کے انہدام کے پلان کے اگلے قدم ہے۔
آسانی پیدا کر سکتا ہے۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ ہندو
پریشد کی لٹل لٹل مصلحتیں بین اتر مرکزی
عینیت کی حامل مساجد ہندوؤں کو لوٹا دی
جائیں۔ اور ضرب۔ ترکستان، جاوا، سماٹرا،
آفریدستان، پرتال، کابن، بلخ، بخارا
اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں مشہور
مساجد جن کی نشاندہی ہندو پریشد
کر رہے وہ سب بھی ہندوؤں کے حوالہ کر
دی جائیں۔ جس میں مکہ معظمہ کا کعبہ اللہ
سرفرست ہے۔ دوسری صورت یہ
ہو سکتی ہے کہ اگر بات چیت سے یہ
مسئلہ حل نہ ہو سکے تو ہندو پریشد
اپنے سابقہ کامیاب تجربے پر پھر سے
عمل پیرا ہو جائے۔

مساجد کے احترام و انہدام کی
کلیدی اہل بھارت کے ہاتھوں میں ہے۔
وہ چاہیں تو انسانیت کے ناطے ہندو
مسلم بھائی چارے کو فروغ دیں۔
بھارت کی اکھنڈ تاسلیت اور
خوش حالی میں منافی کردار ادا کریں۔
اور چاہیں تو آدھی دنیا میں لال کھال
خونی ہونی مٹا کر خزاں میں بھی سدا
بہار بناتے رہیں۔

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا
ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی
مخلوق کے رشتہ میں جو کوروت واقع
ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور
اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں
اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا
خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ
ذہنی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی
ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کروں۔ اور وہ
روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے
ذہب گہنے۔ اس کا نمونہ دکھانے والا اور
خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر
داخل ہو کر توجہ یا دماغ کے ذریعے
سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعے
نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان
کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص
اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی
شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب
ناہود اور چمکتی ہے اس کا دوبارہ قوم خیر راہی
پودا لگا دینا اور یہ سب قوم میری توجہ ہے۔
بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہر کام آسان
اور آسان ہے۔
(لیکچر لاہور۔ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

ہفت روزہ برتاویان انیسٹ

بعض نئی کتب کے علاوہ بعض ایسی کتب جو ختم ہو چکی تھیں نظارت نشر و اشاعت کے پاس اب دستیاب ہیں۔ ہم لارن دا احباب جماعت جلسہ سالانہ کے موقع پر حاصل کر لیں۔

عظیم زندگی: قرآن کریم کی روحانی اور اخلاقی تعلیمات کا ایک حسین موقع جو لائف سپریم کے نام محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ انگلستان نے انگریزی میں لکھا اور شائع کیا تھا اور جس کا نہایت سلیس اردو ترجمہ "عظیم زندگی" کے نام سے محترم محمد ذکریا صاحب آف کینیڈا نے کیا اور شائع کیا تھا۔ اب ان کی اجازت اور تعاون سے نظارت نشر و اشاعت قادیان نے شائع کیا ہے۔ صرف ایک ہزار کی تعداد میں۔ خواہشمند احباب آؤ ڈر ہیک کروالیں۔

ناظمہ تبلیغ و اشاعت قادیان

مصنف	نام کتاب
شائع کردہ و کالت اشاعت لندن	اعترافات کے جوابات کا ایڈٹ
" نظارت دعوت و تبلیغ	ذات یحییٰ پر علماء و مہر کا فتویٰ
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	مسئلہ تکفیر
" شریف احمد صاحب انیسٹی مرحوم	ختم نبوت کا منکر کون؟
شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ	آیت خاتم النبیین اور جماعت اعدیہ کا منکر
چار تقاریر علماء و سلسلہ عالیہ احمدیہ	نبوت و مسلافت
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	سہیل آخر الزمان
" شیخ خورشید احمد صاحب بلوچ	راد ایک مان
شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان	دینیات احمدیہ
محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈوکیٹ	حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ	اسلام کے خلاف ہونٹا ک سازش
" " " "	یاد رکھنے کی باتیں
مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	دعاے مبارکہ اور تجلیات الہیہ
" مولانا نذیر احمد صاحب ریلوے پورے	مقام مسیح موعود اور بزرگان امدت

لندنی پرنٹ

خطبہ جمعہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی	نذر گناہ
" " " "	اسلام میں شریعت کورٹ
" " " "	پاکستان میں شریعت کورٹ
" " " "	قرطاس ابین
" " " "	انعام حجت
شائع کردہ و کالت اشاعت لندن	سننی خیر انکشافات
محترم مجیب الرحمن صاحب ایڈوکیٹ پیریم کورٹ	چند گزارشات
شائع کردہ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشن لندن	کلمہ طیبہ کی عظمت کا قیام اعدی کی سپیان
حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی	ذکر الہی

ہندی لٹریچر

ترجمہ مکرم سید شہامت علی صاحب	قرآن مجید مترجم
شائع کردہ و کالت اشاعت لندن	اسلامی نماز
" " " "	منتخب آیات قرآن مجید
" " " "	" احادیث ۲
" " " "	" تحریرات
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	درتھان لیگ کا اوتار (ذیر طبع)
" " " "	شانتی کا اوتار

گورکھی لٹریچر

محترم گیانی عباد اللہ صاحب	قرآن مجید مترجم
شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ	گرو نانک جی کا فلسفہ توحید
حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ	اسلامی نماز
شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ	اسلامی اصول کی فلاسفی
" " " "	امن تے شانتی داسنیا
" " " "	منتخب آیات قرآن مجید
" " " "	" احادیث
" " " "	" تحریرات
" " " "	چونویس پچھل
" " " "	جماعت احمدیہ کے نشر حالات

INTRODUCTION TO THE STUDY OF THE HOLY QURAN
Where did Jesus die?
The Muslim prayer book
A misunderstanding removed
by Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad
J. D. Shams.
published by Dawat-e-Tabligh
by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani

مصنف	نام کتاب
حضرت مرزا غلام احمد خلیفۃ المسیح الثانی بانی جماعت احمدیہ	ازالہ ادھام فتح اسلام توضیح مرام
" " " "	اسلامی اصول کی فلاسفی
" " " "	تحفہ گولڈوی
" " " "	در شمیم
" " " "	ہماری تعلیم
" " " "	نشان آسمانی
" " " "	رسالہ الوصیت
" " " "	تقریریں
" " " "	کشتی نوح
" " " "	انفاخ قدسیہ
" " " "	شہادت القرآن
" " " "	تحفہ الندود
" " " "	آسمانی فیصلہ
" " " "	شرح القصیدہ
انتقادات کتب حضرت بانی جماعت احمدیہ	شان قرآن
" " " "	شان رسول عربیؐ
" " " "	شان خاتم النبیینؐ
" " " "	مقام خاتم النبیینؐ
" " " "	پیشوا یان مذہب زندہ آباد
" " " "	عقائد احمدیت
از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی	تفسیر صغیر اردو
" " " "	دعوت الامیر فارسی دارود
" " " "	عرفان الہی (لندن پرنٹ)
" " " "	تبلیغ ہدایت
" " " "	چالیس جو اہر یارے
" " " "	جماعتی تربیت اہل ایک اصول
" " " "	ختم نبوت کی حقیقت
شائع کردہ نظارت اشاعت قادیان	روزنامہ جنگ لندن کو امام جماعت مرزا
" " " "	ظاہر احمد صاحب کا انٹرویو
خطبہ جمعہ خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ تعالیٰ	مذہب کا پہلا قدم (انسٹیت)
محترم پیر منظور احمد صاحب	قاعدہ یسیرۃ القرآن
شائع کردہ و کالت اشاعت لندن	منتخب آیات قرآن مجید
" " " "	" احادیث ۱
" " " "	" تحریرات

بقیہ صفحہ ۱۳

پھر فلاسوں پر بھی آپ نے احسان کیا اور فرمایا کہ جو شخص کسی غلام کو مارتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور اس کا فدیہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے غلام سے وہ کام نہ لے جو وہ کر نہیں سکتا اور اگر زیادہ کام ہو تو خود ساتھ لگ کر کام کرو۔ اور اگر تم اس کے لئے تیار نہیں تو تمہارا کوئی حق نہیں کہ اس سے کام لو۔ اسی طرح اگر غلام کے لئے تمہارے ہونہ سے کوئی گالی نکلی جاتی ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اسے فوراً آزاد کر دو۔ غرض مزدور اور آقا کے لحاظ سے بھی آپ نے صفت رب العالمین کا مظہر بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ آپ نے ایک طرف مزدور کو کہا کہ اسے مزدور تو حلال کا اور محنت سے کام کر اور دوسری طرف آقا سے کہا کہ اسے محنت لینے والے تو حد سے زیادہ اس سے کام نہ لے اور اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری اُسے دے۔ اسی طرح تجارتوں کے متعلق اور لین دین کے معاملات کے متعلق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام دئے۔ بلکہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق واضح ہدایت دے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نون انسان پر احسان نہ فرمایا ہو۔ (تفسیر کبیر جلد ششم)

تعمیر مساجد میں دل کھول کر حصہ لیں!

اجباب جماعت ہائے ہندوستان کو یہ علم ہے کہ تعمیر مساجد کا ایک فنڈ قائم ہے۔ اور مختلف خوشی کے مواقع پر اور ویسے بھی جب کوئی زائد آمد وغیرہ ہو تو اجباب بطور شکرانہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں عطایا جمع کر دیتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ فنڈ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اس سے نئی مساجد کی تعمیر کے لئے امداد دیا جانا ممکن نہیں ہوتا البتہ چھوٹی موٹی مرمتوں وغیرہ کے کام ہو جایا کرتے تھے۔ مگر کچھ عرصہ سے شاید اجباب جماعت کی قوجہ اس طرف کم ہو گئی ہے۔ اس میں پہلے کی طرح چندہ نہیں آ رہا جبکہ ضروریات پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہندوستان کی بعض جماعتیں اپنے مقام یا علاقے کی مساجد و مشن ہاؤسز کی تعمیر اور قبرستانوں وغیرہ کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ لیکن اکثر گزر اور غریب جماعتوں کی طرف سے مساجد و مشن ہاؤسز کی مرمتوں اور دیگر ضروریات کی فراہمی کے لئے مطالبے آتے رہتے ہیں۔ مثلاً کہیں چھت مرمت ہو نیوالی ہے۔ کہیں فرش ہونے والا ہے کہیں چار دیواری نہیں ہے۔ کہیں دروازے کھڑکیاں لگنے والی ہیں۔ کہیں لائٹ کی ٹنگ روشن نہیں ہے کہیں پانی کا معقول انتظام نہیں ہے۔ کئی مساجد و مشن ہاؤسز کی تعمیر شروع کر دینی چاہئے والی ہے وغیرہ بہت سی ایسی ضروریات ہیں جن پر سالانہ کم از کم تین لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے متعدد جماعتوں میں مساجد و مشن ہاؤسز کی تعمیر وغیرہ کے لئے مرکزی فنڈ سے امداد ہوتی رہتی ہے لیکن ایسی چھوٹی موٹی ضروریات کے لئے بھی مرکزی فنڈ سے رقم کی فراہمی کے لئے مطالبہ کرتے رہنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ واضح رہے کہ تعمیر مساجد کیلئے ایک مستقل فنڈ قائم ہے اور یہ کوئی نئی تحریک نہیں ہے صرف ہندوستان کی بڑھتی ضروریات اور ان کو پورا کرنے کے لئے اجباب جماعت کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔

اگر اجباب جماعت ہندوستان تعمیر مساجد کے فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں اور غیرہ معمول اجباب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس اہم ضرورت کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں تو اللہ یہ فنڈ بہت مضبوط ہو سکتا ہے اور غریب و کمزور جماعتوں کی ضروریات سہولت پوری ہو سکتی ہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اس دنیا میں خدا کا گھر تعمیر کرے گا اس کے عوص خدا تعالیٰ بہت ہی اس کے لئے گھر تیار فرمائے گا۔ پس گونہ ہے جو ابدی زندگی میں آرام دہ گھر کی خواہش نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اجباب جماعت ہائے بھارت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے آمین: (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

نام کتاب	مصنف
Ahmadijya Movement	by Hazrat Mirza Bashir-ud-din Mahmud Ahmad Es.
Riyad Hadeeth	published by Nashro-Ishtak
Jesus in Kashmir	by Hazrat Mirza Bashir Ahmad M.A.
Forty Gems of Beauty	by " " Nasir Ahmad
A Message of Peace and a World of Warning	Khaliqatul Masih III
My Faith	Sir Md. Zafrullah Khan
Our Teaching	Hazrat Mirza Ghulam Ahmad
The Contribution of Islam to the Solution of World-Problems	published by Nashro Ishtak - Qadliam
What is Ahmadijyat	published by Dawat-e-Tabligh
Message of Ahmadijyat	Md. Zafrullah Khan
Did Jesus Redeem man-kind	published by Dawat-e-Tabligh
Islam and Slavery	Mirza Bashir Ahmad M.A.
The Babie and Bahai-Religion	published by Dawat-e-Tabligh
The Message of Islam	Md. Zafrullah Khan
Distinctive Features of Islam	by Hazrat Mirza Tahir Ahmad Khaliqatul Masih IV
Revival of the Philosophy of Religion	" " " " "
Wisdom of the Holy Prophet	Md. Zafrullah Khan
A Crisis of Conscience	published by S.N. Ahmad.
Selected Verses of the Holy Quran	" " LONDON
Selected Verses of the Sayings Holy Prophet	" " "
Selected from the Writings of the Promised Messiah	" " "
Tomb of Jesus	Mirza Natiur Rahman M.A.
Truth about Khatme-Nabwat	Mirza Bashir Ahmad M.A.
Women in Islam	Md. Zafrullah Khan
The Promised Messiah has come	published by NASHRO-ISHTAK
Jesus in India	by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad
Views of Scientist on the Existance of God	by Hafiz Saleh Mohammad Aladdin
Primer of Islam book I	} Ch. Md. Sharif. H.A
" " " book II	
" " " book III	
An Interpretation of Islam	Laura Vecchia Vaglieri PUBLICATION (LONDON)
A Man of God	by Laim Adamson
Mirza Ghulam Ahmad	by Laim Adamson
Gardens of the Righteous (Riyad Hussa Leneen)	Md. Zafrullah Khan.

درخواست دعا۔ خاک رکی والدہ صاحبہ کا فی عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے اجابت فرمادے گا کہ دعا کے لئے دعا کی درخواست ہے (یدوسیم احمد عبید اللہ پوری)

ارٹھوڈونٹومی
 آرٹھوڈونٹو آفٹالک
 (اپنے جھانکے کو ہدایت کرو)
 — (منجانب) —
 یکے از اراکین جماعت احمدیہ مجبئی

طالبان دعا۔
آؤر ڈیڈز
AUTO TRADERS
 ۱۶ - مینگولن کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

جلسہ سالانہ ۹۳ء میں شامل ہونے والے تمام احباب و خواتین کو
مبارکباد
 منجانب۔ روڈ بکڈ پو۔ اقصی روڈ۔ ریحوی۔ پاکستان
 فون نمبر۔ 211946 - 04524
 طالب دعا۔ عبد الرؤف۔

۱۰۲ وال جلسہ سالانہ مبارک ہو
پوشیا کے مطلوبین کی مدد ہمارا قومی فریضہ ہے
 طالب دعا
گیل بٹری فیکٹری۔ یاد گیسٹ (گمراناٹک)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لکشمی جیولری
 M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
 GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

QURESHI ASSOCIATES
 MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS.
 HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100% PURE
 LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND SOLID BRASS
 NOVELTIES / GIFT ITEMS ETC.
 MAILING 4378/4 B. MURARI LAL LANE
 ADDRESS JANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
 PHONES. - 011-3263992, 011-3282643.
 FAX. - 01-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

جلسہ سالانہ مبارک ہو!
 حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کی خاص نگرانی میں تیار کردہ
زویا عشق
 خالص ایشیا ک ٹوری۔ زعفران۔ موتی
 جوہرات اور قیمتی جیوٹری بوٹیوں
 کامرکب۔ نیز ہر قسم کے مردانہ و زنانہ
 علاج کے لئے ضرور تشریف لائیں۔
 شافی خدا ہے۔ ہم خادیم ہیں
 ایک بار ضرورت کا موقع ضرور دیں!
 پتہ۔ ۱۔ حکیم بلوڑہ سنگھ خاندانی شاہی طبی سٹورڈ حضرت خلیفۃ المسیح الاول
 ریسوان بازار۔ قادیان۔ ۱۳۳۵۱۶۔ فون نمبر۔ 2:72

پانی پولیمرز
 کلکتہ۔ ۷۰۰۰۲۶
 فون نمبر۔
 43-4028-5137-5206

۱۰۲ وال جلسہ سالانہ مبارک ہو!
 مزدوں کے لئے لاجواب الہامی نسخہ
زویا عشق
 جو جسم میں پستی لانے اور کمزوری دور کرنے
 میں لاجواب ہے۔
 ایک بار ضرورت کا موقع ضرور دیں!
 پتہ۔ ۱۔ پھارٹرہ فارمی ہرچووال، روڈ۔ قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶۔ پنجاب (بھارت)

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
 34 A. DEBENDRA CHANDRA DEV ROAD CALCUTTA-15.

THIS COMFORT
 THIS DURABILITY
 AND SOLIGHT

Soniky
 HAWAII
 A Treat for your feet

GUARANTEED PRODUCT

POULTECH CONSULTANT & DISTRIBUTERS
 DEALERS IN:- DAY OLD BROILER CHICKS
 POULTRY FEED. MEDICINES & ALL TYPES
 OF POULTRY EQUIPMENTS.
 OFFICE/RESIDENCE:- 58- ISHRAT MANZIL
 NEAR POLICE STATION, WAZIR GANJ,
 LUCKNOW - 226018
 PHONE: 24,5860.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شرف جیولری
 بروہر ایشیا۔
 حنیف احمد کامران
 حاجی شریف احمد
 اقصی روڈ۔ ریحوی۔ پاکستان۔
 PHONE:- 04524 - 649.

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
 MAHDI NAGAR, YANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
 TEAK POLES & WOODEN FURNITURE



پنجاب میں آمدہ حالیہ سیلاب کے موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے متاثرین کو اجناس کے علاوہ تعمیر و مرمت مکانات کے لئے نقد رقم بھی تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر 32 دیہات کے متاثرین میں چھ لاکھ روپے تقسیم کئے گئے۔ سیلاب سے متاثرہ مختلف گوردواروں، مندروں اور گرجوں میں دریاں بھی تقسیم کی گئیں۔

لنڈن میں جماعت احمدیہ کا جسٹس لائن جس میں تمام ممالک کے جھنڈوں کو عزت و احترام سے لہرایا جاتا ہے۔ اس سال جسٹس لائن لنڈن منعقدہ ۳۰-۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۹۳ء میں مکرم منصور احمد صاحب حمیمہ نائب ناظر بیت المال خرچ، صدر انجمن احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر شریک ہوئے۔



گزشتہ دنوں کالیٹ (کیڈلہ) میں فضل عمر سکول کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیڈلہ نے کی۔ سابق میئر اور راج گوپال تقسیر کر رہے ہیں۔



The weekly "BADR" Qadian-143 516 (Punjab)

Editor — M.A. Khadim

Sub Editors :- M.F. Quraishi, M.N. Khan

Vol. No. 42

December 23-30, 1993

Issue No. 51-52

بابری مسجد کے سانحہ کے بعد بمبئی میں اس دور کے بدترین فسادات ہوئے جن میں مالی نقصان کے علاوہ سینکڑوں قیمتی جانیں بھی ضائع ہو گئیں۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے بے لوث انسانی خدمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بلا لحاظ مذہب و ملت سینکڑوں گھرانوں کو اشیائے ضروریہ تحفہ دیں۔ اسی موقع کی ایک تصویر۔
محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی ایک خاتون کو اشیائے ضروریہ دیتے ہوئے۔



بمبئی کے فسادات سے متاثرہ افراد کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مکانات بھی تعمیر کر کے دیئے گئے۔ اب تک تاڑ دیو اور تلسی واڑی محلہ میں 24 مکانات تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ زیر تعمیر و تعمیر شدہ مکانات کا ایک منظر۔



ہندوستان کی کرکٹ ٹیم کے کپتان مسٹر انظر الدین کو ان کی چنڈی گڑھ آمد پر ۲۲ ستمبر کو چنڈی گڑھ کے خدام نے خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر انہیں احمدیہ لٹریچر کا تحفہ پیش کرتے ہوئے بشارت احمد صاحب محمود رکن مجلس خدام الاحمدیہ، جماعت احمدیہ کا تعارف کروا رہے ہیں۔